Bodleian Libraries
UNIVERSITY OF OXFORD

This book is part of the collection held by the Bodleian Libraries and scanned by Google, Inc. for the Google Books Library Project.

For more information see:

http://www.bodleian.ox.ac.uk/dbooks

This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 2.0 UK: England & Wales (CC BY-NC-SA 2.0) licence.

16.D.45.

16 D 45

میرے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لکھ دیجیو چنانچہ بیٹے نے ویسی ہی کیا
پھر اوسنے جو خواب مین اپنے باپ کو دیکھا تو پوچھا کہ کیونکر گذری اوسنے کہا کہ
جب مجکو قبر مین رکھ دیا اور فرشتے عذاب کے آئے میرے ماتھے اور سینے پر فرشتون نے
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لکھا ہوا دیکھکر کہا نڈر رہو اتو عذاب سے فقط

تمت

شکر ہے اوس خالق بیمثال کا سُبْحَانَ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ جسکی شان ہے احسان
اوس مُبدع بیمثال کا کہ ھُوَ یُحْیِیْ وَ یُمِیْتُ اوسکی پہچان ہی + اگر حساب عمدہ نعمای الٰہی سے ہے
تو موت بھی اوسکی حکمتون نامتناہی سے ہے + سراج عالم نبی آخر الزمان کو پیدا کیا + تاریکی کفر کو
اونکی نور ہدایت سے کھو دیا + پھر رؤف و رحیم اونکو فرمایا + ستر حصے مان باپ سے زیادہ ہمپر
مہربان بنایا + اونھین نے راہ سیدھی شریعت کی ہدایت فرمائی + جو اوس راہ پر چلا اوسنے
ہرگز خطا نپائی + اصحاب اونکی محبت کا ہر دم دم بھرتے رہے + زندگی بھر ترویج دین مین
کوشش کرتے رہے + کفر و شرک کا کیا حساب جڑ بدعت کی کھودی + شک و تردد کو مٹا دیا
بار سوم شیطانی کی کھودی + بڑا اجر مجتہدین کو کہ مسائل کا استنباط کیا + اَدِلّہ
سمعیہ سے نکال کر صاف تقریر مین لکھدیا + احسان زیادہ متاخرین کا کہ ترجمے زبانون
مختلفہ مین کیے + تا کہ ہر مسلمان ضروریات دین کو اپنی زبان مین سمجھ لے بنا بر این رسالہ
تجہیز و تکفین تصنیف کامل زمان محمد عمران واسطے افادہ مسلمین اور افاضہ مومنین کے

مطبع جناب فیضمآب منشی نول کشور صاحب
واقع کانپور مین اہتمام منصرم باکمال لالہ
بشیشر دیال صاحب سے
ستمبر ۱۸۷۹ع کو چھپا

کتبہ محمد حسین غفر اللہ لہ عفا عنہ

الحمد کے دس دس بار آیۃ الکرسی اور سورۂ الہٰکم التکاثر پڑھنا ہے حدیث شریف مین
آیا ہے کہ اول شب میت پر بہت سخت ہوتی ہے پس رحم کرو تم اپنے مردون پر خیرات
کرنے مین پختہ طعام یا اور کچھ یا شیرینی میت کے پیچھے قبر پر بھیجنا مکروہ ہے
شیخ عبد الحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے جامع البرکات مین لکھا ہے کہ کتاب
مطالب المومنین مین مذکور ہے کہ وہ جو اس زمانے کے آدمی تکلفات کرتے ہین مثلاً
سوم کو فرش بچھانا خیمہ کھڑا کرنا خوشبو تقسیم کرنا اور مانند اسکے سب بدعت شنیع
اور غیر جائز ہین تو یہ بخشے اللہ تعالیٰ اونکو ان کامون سے اور عفو کرے اگر تعزیت
کرنے والا اہل مصیبت کو کہے کہ بڑی مصیبت پہونچی تجھے بعضون نے کہا ہے کہ یہ کفر ہے
بعضون نے کہا ہے کفر تو نہین ہے لیکن خطا بڑی ہے بعضون نے فتوے
اسکے جواز پر دیا ہے اور اگر کہے جو کچھ کہ اوسکی عمر سے کم ہوئی ہے تیرے عمر مین زیادہ
ہو جیو تو خوف کفر کا ہے اگر کہے عمر تیری زیادہ ہو جیو یہ بھی خطا اور جہل ہے یہانتک
کلام تھا شیخ عبد الحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا اگر میت کے ساتھ یا عمامے یا کفن پر
عہد نامہ لکھدین تو امید ہے کہ اللہ تعالے اوسکو بخش دیگا عہد نامہ یہ ہے
اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اِنِّيْ اَعْهَدُ
اِلَيْكَ فِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا بِاَنِّيْ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ
اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ وَاَنَّكَ
اِنْ تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ تَقَرِّبْنِيْ اِلَى الشَّرِّ وَتُبَاعِدْنِيْ مِنَ الْخَيْرِ
لَآ اَثِقُ اِلَّا بِرَحْمَتِكَ فَاجْعَلْ لِّيْ عِنْدَكَ عَهْدًا
تُوَفِّيْنِيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ اور بعضے اگلے لوگون
نے وصیت کی تھی کہ میرے مرنے کے بعد میرے
ماتھے اور سینے پر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لکھ دیجیو اور
روایت معتبر ہے کہ ایک شخص صالح نیک بخت نے مرنے کے وقت
اپنے بیٹے کو وصیت کی کہ میرے مرنے کے بعد سینے اور ماتھے پر

اوسکا حاصل یہ ہے مال ہمارے اولاد قبائل ہمارے خدا کی بہتر بخششین ہین اور اوسکی عاریتین ہین ہمارے پاس رکھی ہوئین فائدہ لیتے ہین ہم اون سے چند روز پھر ان سبکو لے لیگا ہم سے پس جس وقت کہ دین اوسنے یہ سب نعمتین ہمکو تو حق اوسکا شکر ہے اور جب کہ لے لے تو حق اوسکا صبر ہے اور تھا بیٹا تیرا خدا کی بہتر بخششون سے اور اوسکی عاریتون سے فائدہ لیا تونے اوس سے خوشی اور نیک حال مین پھر لے لیا خدا نے اوسے تاکہ اجر دے تجکو جزع فزع مت کر کہ یہ ضائع کردے گا اجر تیرے کو اگر ظاہر کیا جائے کچھ ثواب مصیبت تیرے کا تو خواہ مخواہ تھوڑا جانے تو اوسکے مقابلے مین مصیبت اپنی کو پس امیدوار ہو تو اللہ تعالی کے وعدے کا یہانتک کہ تمام ہو چکے پس چاہیے کہ مسلمانونکو کہ ایسے ہی کلمات تعزیت مین کہین مردے کی برائیون سے ذکر کرنا منع ہے اسلیے کہ جب اوسکی برائی کوئی ذکر کرتا ہی تو فرشتہ قبر مین اوسے جھڑکی سے کہتا ہے کہ تو ایسا تھا جیسا یہ کہتے ہین کافر کے واسطے بھی تعزیت کرنا درست ہے مگر اوسے یون نہ کہے کہ بخشے اللہ تعالی تیرے مردے کو بلکہ یون کہے کہ اللہ تعالے اسکا عوض دے تجکو اور تمکو شمار مین کم نکرے بارھوین فصل اہل مصیبت کے لیے طعام بھیجنے اور میت کے لیے صدقہ دینے مین مستحب ہے محلے والون کو اور اون اپنون کو جو قرابت بعید رکھتے ہون کہ طعام پکا کر مصیبت والون کو بھیجین اگر اہل مصیبت طعام نہ کھائین تو اور مسلمانون کے تئین مستحب ہے کہ منت کرکے اونکو طعام کھلائین ضیافت لینا اہل مصیبت کی مکروہ ہے اور بدعت شنیع ہی جیسے عوام الناس اس زمانے مین لیتے ہین خصوصًا دیہات مین کہ اگر اہل مصیبت ضیافت ندے تو نہایت مطعون اور بدنام کرتے ہین اگر اہل مصیبت صاحب مقدور ہو اور اپنی رضا سے کچھ خیرات کرے تاکہ میت کو ثواب پہونچے تو بہتر ہے مستحب ہے کہ ولی میت کا اول شب کو کچھ تصدق موافق اپنے مقدور کے کرے اور اگر محتاج تنگ دست ہو تو چاہیے دو رکعت نفل پڑھ کے ثواب اوسکا مردے کی روح کو بخشے امید ہے کہ اللہ تعالی میت کو بخش دے گا اس نماز کی ہر رکعت مین بعد

اسکو نماز رسول کہتے ہین اسکی صحت مشہور مسائل اربعین مین لکھا ہے اور ایسے امور کی مفصل اربعین بہت کچھ ہے جو چاہے سو دیکھ لے ۱۲

اور ماہ رمضان کے روزے اور کفارے یمینون کے اور سوا ان کے بعضے حقوق اللہ
تعالیٰ کے کہ واجب الادا ہین اور اسنے اون سب سے بعضے ادا کیے ہین اور بعضے باقی ہین
یا سب ہی باقی ہین تو مین نے تجکو وہ گیہون کہ میرے تجھپر ہین اس میت کے ان حقوق کے
فدیے مین دیے پھر وہ مسکین کہے مین نے قبول کیے پس امید قوی ہی خدا کی جناب مغفرت مآب
سے کہ اپنے فضل اور کرم سے اوس میت کو مخلصی بخشے چاہیے کہ جس مسلمان کی وفات ہو
تو اسقاط اوسکے طور سے کی جاے پس اگر وہ صاحب مال ہو تو اوسکے مال مین سے
دین یا اگر ورثہ اپنی طرف سے ادا کر دین تو بھی بہتر ہے والا یہ حیلا کر لین اور اس امر سے
غافل نہ رہین واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب گیارھوین فصل تعزیت مین
تعزیت کرنا مصیبت والون کی سنت ہے تعزیت کے واسطے مصیبت والون کو تین
روز تک بیٹھنا جائز ہے مگر ایک روز بیٹھنا اولیٰ ہے تعزیت کے لیے بیٹھنا دروازے
کے آگے مکروہ ہے دو مرتبہ تعزیت کرنی مکروہ ہے موت کے بعد سے تین روز تک
تعزیت درست ہے قبل دفن کرنے کے تعزیت بہتر نہین ہے مگر اہل میت پر
بہت غم والم ہو تو قبل بھی مضائقہ نہین تعزیت کرنی میت کے سب اقربا کے پاس جاکر
مستحب ہے لیکن جوان عورت کے پاس جانا منع ہے مگر جس سے کہ اوسکا از روے
شرع کے پردہ حجاب نہو تو اوسکو درست ہے تعزیت کرنے والا اہل مصیبت کو
یون کہے اَعْظَمَ اللّٰهُ اَجْرَكَ وَاَحْسَنَ عَزَاكَ وَغَفَرَ لِمَيِّتِكَ اگر میت غیر مکلف ہو یعنی
صغیر یا مجنون اصلی تو غَفَرَ لِمَيِّتِكَ نہ کہے معنی اوسکے یہ ہین اجر عظیم دے اللہ تعالیٰ
تجکو اور نیک کرے صبر تیرا اور بخشے مردے تیرے کو مستحب ہے کہ ایسے کلمات تعزیت
مین کہے کہ اہل مصیبت کے دل پر صبر اور تسکین جنسے حاصل ہو اور مصافحہ بھی کرے
اہل مصیبت سے کہ یہ اوسکے دل کو تسکین بخشتا ہے اور سنت ہے کہ اہل مصیبت
اکثر اوقات پڑھتا رہے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ مستحب ہے
کہ تعزیت مین ویسے ہی کہے کہ جیسا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے معاذ
ابن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے اون کے بیٹے کے مرنے کی مصیبت مین فرمایا تھا

اور کفارہ یمینو کا اور سجدے سہو کے یا اور کوئی واجب سب یا بعض اوسکے ذمے پر تھے
کہ اوسنے ادا نہین کیے یا ادا تو کیے تھے لیکن نقصان کے ساتھ پس اگر اوسنے وصیت
کی کہ مجھپر یہ حقوق باقی ہین میرے مال سے ان حقوق کا فدیہ دیجیو پس اگر ثلث مال کا اوس
فدیے کے لیے کافی ہو تو دیا جائے اس طور سے کہ جتنی اوسپر فرض نمازین ہین وتر ون
سمیت اور ماہ رمضان کے روزے شمار کرکے ہر ایک کی عوض مین آدھا صاع گیہون
یا قیمت اوسکی محتاجون کو دے دین اور باقی حقوق کا حال حیلے کے بیان مین آگے
آتا ہی انشا اللہ تعالی معلوم ہوگا اور اگر ثلث مال اس مین کفایت نکرے تو چاہیے کہ فدیہ پورا
کرنے مین حیلہ کیا جائے اور اگر ورثہ اپنی طرف سے پورا کرکے ادا کردین تو بھی جائز ہے
پھر اس صورت مین حیلہ کرنا مناسب نہین ہے جیسے کہ اگر میت نے وصیت نکی ہو
اور ورثہ اپنی طرف سے فدیہ دے دین تو درست ہے حیلہ یہ ہے کہ عمر اوسکی سب حساب
کیجائے پھر اوس مین سے ابتداے تولد سے بلوغ تک کے ایام نکال ڈالین مثلاً بارہ برس
اور جو عورت ہو تو نو برس پھر ہر روز کی پانچ فرض نمازون اور ایک نماز وتر کے بدلے
دو دو سیر گیہون ہر نماز کے مقرر کرین پس ایک روز کے بارہ سیر ہوئے اور ایک مہینے کی
چالیس سیر کے من سے نو من اور ایک برس کے ایک سو آٹھ من اور ایک ماہ رمضان کے
روزون کے بدلے ڈیڑھ من پس یہ مجموع ایک سے ساڑھے نو من ہوئے اور چاہیے کہ
بدلے سجدۂ سہو کے اور کفارۂ یمین کے یا مثل انکے اور واجبات کہ واجب ادا ہین اور
بندہ بسبب بشریت کے قاصر رہتا ہے فکر کرکے کہ مثلاً اس قدر یہ امور اوسکے ذمے پر ہونگے
ہر ایک کے بدلے آدھے صاع گیہون مگر کفارہ یمین کے بدلے پانچ صاع حساب کرکے
اندازے سے اونپر زیادہ کرلین پھر جتنی کہ اوسکی عمر مقرر کی جاوے اتنے ہی گیہون
اوسی حساب سے مقرر کرکے قرآن مجید یا کوئی اور شئے دی قیمت اونھین گیہون پر ایک
مسکین کے ہاتھ بیچ ڈالین اگر قرآن مجید دینا منظور نہو تو اوسے لیکے بخشا لین والا اوسے
چھوڑ دین پس قرآن بیچنے والیکے اوس مسکین پر گیہون ثابت ہو جائینگے پھر قرآن بیچنے والا
اس مسکین کو کہے کہ اس میت کے ذمے پر جو اتنی مدت کی فرض نمازین اور واجب اور سجدہ سہو

قول امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا یہی ہے اور یہی حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی زیارت شریف کا ہے قبر کو چومنا اور اوسپر ہاتھ رکھنا منع ہے مگر بعضون نے کہا ہے جو زیارت مزار مہبط انوار نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یا والدین کی یا اور کسی اولیا اللہ اور صلحا کی میسر ہو تو تین بار طواف کرنا اور اوسکو چومنا اور اوسپر ہاتھ رکھنا موجب سعادت کا ہی زیارت کرنا قبرون کی جمعے کے دن بعد نماز کے بہتر ہے اور ہفتے کو شب مین آفتاب نکلنے تک اور پنجشنبے کو اول روز اور آخر روز مین مومنین کی روحین جمعے کی شب کو چھوٹتی ہین پہلے آتی ہین اپنی قبرونکو پھر اپنے گھرونکو اور دو عیدون کی اور محرم کی شب مین اور شب برات مین بھی روحین مومنین کی اپنے گھرونکو آتی ہین پھر آواز نرم سے اپنے اقرباؤن کو کہتی ہین کہ ہمارے واسطے کچھ خیرات صدقات کریں اگر اونھون نے کچھ کیا ہے تو دعا دے جاتی ہین والا ناخوش ہوکر چلی جاتی ہین دفن کرنے کے بعد تلقین نکرین اور اگر کوئی کرے تو منع بھی نکیا جائے اس تلقین مین اس طور سے کہتا ہے کہ اے فلانے بیٹے فلانے کی یاد کر اوس راہ کو جس راہ پر تھا تو اور کہہ رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نَبِیًّا یعنی راضی ہوا مین اللہ سے رب ہونے مین اوسکے اور راضی ہوا مین اسلام سے دین ہونے مین اوسکے اور راضی ہوا مین محمد صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم سے پیغمبر ہونے مین اوسکے اگر میت کا نام معلوم نہو تو کہا جاے اے بیٹے حوا کے اور باقی تلقین ذکر کی جاے جس کسی سے سوال قبر مین نہین ہوتا ہی اوسکو تلقین نکرین موافق اصح روایت کے نبیون سے سوال نہین ہوتا ہے اور نہ مسلمانون کے معصوم بچون سے آگ جلانا قبر پر منع ہی پھولون کے درخت یا سبز گھاس یا کچھ اور سبزی کی قسم مین سے قبر پر جمانا بہتر ہے کہ جب تک وہ تر و تازہ ہی خدا کی ثنا کرتا ہے اور میت کو اوسکی تسبیح سے انسیت ہوتی ہے میت نے اگر وصیت کی ہو کہ مجھے فلانا شخص غسل دے یا قبر مین اوتارے یا نماز جنازے کی پڑھے تو یہ وصیت اوسکی باطل ہے اور یہ حق اوسکے اولیا کا ہے جسکو چاہین حکم دین یا خود آپ کرین **مسئلہ** اسقاط کا ایک شخص مرا فرض نمازین اور واجب اور روزے ماہ رمضان المبارک کے

تو اوسکا پیٹ بائین کوکھ سے چاک کرکے بچہ نکال لین لیکن جب تک کہ عورت دستکار اور
ہوشیار مل سکے مرد ہاتھ نہ لگائے اگر عورت نہ ملے تو پھر مرد کا بھی مضائقہ نہین ہے
اگر زندہ عورت کے پیٹ مین بچہ مرجائے اور خطرہ ہو عورت کے ہلاک ہوجانے کا تو
کوئی عورت ہوشیار دستکار اوسکے پیٹ مین ہاتھ ڈال کے بچے کو تھوڑا تھوڑا
کاٹ کاٹ کے نکال لے کوئی عورت حاملہ پورے دنون کی مرگئی اور اوسکے پیٹ
مین بچہ حرکت کرتا تھا اور وہ اوسی حالت مین دفن کی گئی پھر کسیکو خواب مین نظر آئی
اور کہا کہ مینے قبر مین بچہ جنا تو اوسکی قبر کھود کر دیکھنا درست نہین ہے ایک کپڑے مین
دو مردونکو ملا کر کفنانا نہین درست ہے اگر ضرورت ہو تو پھاڑ کر آدھے مین ایک کو
لپیٹین آدھے مین دوسرے کو اگرچہ سب بدن کسی کا نہ چھپے دو مردونکو ایک قبر مین
گاڑنا نہین درست ہے اگر ضرورت ہو جگہہ کی تو دیکھنا چاہیے کہ سب ایک جنس ہین یعنے فقط
مرد ہین یا فقط عورتین مثلاً یا مختلف ہین یعنی مرد عورتین نابالغ خنثی مشکل سب جمع ہین
پس اگر ایک جنس ہون تو قبلے کی طرف اوسکو لگا کر رکھین جو اون سب مین افضل ہو پھر اوسکے
پیچھے دوسرے کو اسی قیاس سے اور اگر مختلف ہون تو قبلے کی طرف مرد بالغ کو لگا کے رکھین اوسکے
پیچھے لڑکے کو اوسکے پیچھے خنثی مشکل کو اوسکے پیچھے عورت کو ان سب صورتون مین
ہر ایک کے درمیان مین مٹی کی سنڈیر بناوین تاکہ جسم سب کے الگ الگ رہین زیارت کرنا
قبرون کی مستحب ہے جب قبرون کے پاس جائے تو یہ پڑھنا سنت ہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ دَارَ
قَوْمٍ مُؤْمِنِیْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ اَسْئَلُ اللّٰہَ لِیْ وَلَکُمُ الْعَافِیَۃَ چنانچہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب جنت بقیع کو تشریف لیجاتے تھے تو اسکو پڑھتے تھے اور مستحب ہے
سورۂ یٰسین پڑھنا کہ حدیث مشہور سے ثابت ہے حدیث شریف مین آیا ہے کہ جس شخص نے
قبرون کے پاس سورۂ اخلاص گیارہ مرتبہ پڑھا اور اوسکا ثواب مردے کو بخشا تو
دیا جائیگا ثواب اوسکو اس قدر کہ جتنے مردے وہان ہون گے یعنی اگر مردے وہان مثلاً سو
ہون گے تو اوسکو ایک حصہ کا سو حصے کی قدر ثواب ملے گا قبرونکے پاس کھڑے ہوکے
قبلے کو منہ کرکے دعا پڑھنا مستحب ہے بعضون نے کہا ہے کہ میت کی طرف منہ کرکے دعا پڑھے

جمعے کی نماز تک رکھنا اوسکا اسواسطے کہ بہت سے آدمی جمع ہوکر اوس وقت نماز جنازہ کی
پڑھینگے مکروہ ہی اگر خوف ہو کہ میت کے دفن کرنے مین نماز جمعے کی فوت ہوجائے گی تو جمعے کی
کے بعد دفن کرین جنازے کے ساتھ جانا نفل پڑھنے سے بہتر ہے بشرطیکہ میت اوسکے ہمسایون
سے یا اقربا سے ہو یا زندگی مین مشہور بصلاح وتقوی ہو اگر یہ باتین اوس مین نہون تو نفل
پڑھنا بہتر ہے بشرطیکہ اور لوگ کافی ہون اوسکے دفن کرنے مین مزدوری دیکر جنازہ اوٹھوانا
اور قبر کھدوانا درست ہے اور ایسے ہی غسل دلوانا بھی بعضون کے نزدیک جائز ہی لیکن
اجرت لینا ان سب امور پر بہتر نہین ہے اگر میت کے سوا ایک ہی شخص ہو تو اوسکو ان
امور پر اجرت لینا جائز نہین ہے مردے کا گاڑنا اوسی جگہہ کے گورستان مین بہتر ہی کہ جس
جگہہ مرا ہو میت کو دفن کرنے کے لیے لیجانا بعضے علما کے نزدیک دو کوس تک اور بعضون کے
نزدیک دو منزل اور بعضون کے نزدیک تین منزل تک بھی جائز ہے اور جو دفن کر چکے تو
پھر اوسکو اوکھیڑ کر اور جگہہ لیجانا بے ضرورت جائز نہین چنانچہ قبل اسکے بھی معلوم ہو چکا ہی
دفن کرنا میت کو اوس گھر مین کہ جس مین مرا ہو مکروہ ہی اسلیے کہ یہ خاص نبیون کے واسطے ہے
صلوات اللہ علیہم اجمعین کوئی کشتی مین مرجاے اور دفن کرنے کے لیے زمین نزدیک نہو تو
اوسکو غسل اور کفن دیکر نماز جنازہ کی پڑھکر دریا مین ڈال دین قرآن مجید پڑھنا قبر کے پاس جائز ہے
مردہ اس سے فائدہ مند بھی ہوتا ہے قبر پر بیٹھنا سونا چلنا کھڑا ہونا بول و براز کرنا مکروہ ہے
سبز گھاس کاٹنا قبر پر سے مکروہ ہے مگر سوکھی کا کاٹنا درست ہے گورستان کی لکڑیان
اور گھاس کاٹنا مکروہ ہے گورستان مین جوتیون سمیت چلنا مکروہ ہے اگرچہ قبرین بچا
بچا کے چلے گورستان مین ننگے پیر چلنا خدا سے اونکے لیے مغفرت مانگنا مستحب ہے اپنے
واسطے قبر کھود رکھنا کفن بنا رکھنا درست ہے بلکہ امید ہے کہ ثواب پائے مگر بعضے محققین قبر کو
طیار کر رکھنا منع کرتے ہین اسواسطے کہ کسیکو معلوم نہین کہ کون سی زمین مین مرے گا
پہلے مردے کی قبر مین دوسرے کو دفن کرنا منع ہے جب تک کہ پہلا گلکے مٹی نہو گیا ہو
یا جگہہ کی ضرورت ہو تو اوس پہلے کی ہڈیان ایک طرف جمع کرکے دوسرے کو اوس مین گاڑ دین
کوئی حاملہ عورت مرے پورے دنون سے اور اوسکے پیٹ مین بچہ زندہ معلوم ہوتا ہے

ضرورت سے چنانچہ وہ زمین مغصوب ہو یا حق شفعہ سے کسی پاس چلی جائے کہ مالک زمین کا
مختار ہے چاہے اوسکو نکال ڈالے چاہے قبر کو زمین کے برابر کردے اگر مردہ خاک ہو گیا ہو
تو زمین کے مالک کو کھیتی کرنا اور عمارت بنانا بھی وہان درست ہے اگر بعد دفن کرنیکے معلوم ہوا
کہ میت رو بقبلہ جیسا چاہیے ویسا نہین مدفون ہے یعنی معلوم ہوا کہ قبلے کو اوسکا سر ہے
یا پانون ترچھا رکھا گیا ہے یا بائین کروٹ پر ہے تو پھر کھولنا قبر کا منع ہے جیسا ہی ویسا ہی
رہنے دین اگر یہ باتین مٹی ڈالنے سے پہلے معلوم ہو جائین تو درست کرلین اگر میت کے
غسل کے لیے پانی میسر نہو تو اوسکا تیمم کرکے نماز جنازے کی پڑھین اگر میت کا تیمم کرکے
نماز جنازہ پڑھ کے پھر اس قدر پانی میسر ہوا کہ غسل کے لیے کافی تھا تو اوسکو غسل دے لین مگر
نماز کے اعادے مین دو روایتین ہین ایک مین ہے اعادہ کرین ایک مین نکرین اگر
میت کی چارپائی ناپاک زمین پر ہو مگر چارپائی پاک ہو تو نماز جنازے کی بی اختلاف درست ہی
اور جو چارپائی ناپاک ہو تو اوس مین اختلاف ہے اگر مصلی کے پانون کے نیچے کی جگہہ ناپاک ہو اور وہ
اپنی جوتیان نکال کے اوسپر کھڑا ہو کے نماز جنازے کی پڑھے تو درست ہے ایک کپڑا ہی اور
دو شخص ایک زندہ ایک مردہ تو وہ جسکی ملک ہے اوسیلیے اوسی ہے اگر مردے کی
ملک ہے اور زندہ مردیکا وارث ہے پس یہ اگر جان کی محافظت کے لیے مضطر ہے اوسکے
لینے مین تو یہی لے اور مردیکو ننگا دفن کرے اور اگر نماز کے لیے اوسے درکار ہے اور ننگا
رہنے مین کچھہ جان کا خطرہ نہین تو مردہ ہی کے کفن مین لگائے اور آپ ننگا نماز پڑھے جیسے کہ ایک
میت کی ملک پانی بقدر غسل کے تھا اور زندہ پینے کے لیے مضطر ہے تو اوس پانی کو پیے اور
میت کا تیمم کرکے نماز جنازے کی پڑھے اور اگر اپنی طہارت کے لیے اوسے درکار ہے
تو میت کے غسل مین صرف کرے اور آپ تیمم سے نماز جنازے کی پڑھے اگر پایا جاے
مردہ دار حرب مین اور کچھہ علامت کفر اور اسلام کی اوس مین نہو تو حکم کیا جاے اوسکے
کفر پر اگر مغرب کی نماز کے وقت جنازہ حاضر ہوا تو پہلے نماز مغرب کی پڑھے پیچھے نماز جنازیکی
اگر عید کی نماز کے وقت حاضر ہو تو عید کی نماز بھی مقدم کرین لیکن خطبہ عید کا بعد نماز جنازیکے
پڑھین اگر تجہیز تکفین میت کی جمعے کے روز صبح کو ہو چکی ہو تو اوسی وقت دفن کردین

اگر اوسکے ہم مذہبون کے حوالے کردے تو بھی جائز ہے اگر اوسکے اپنون سے کوئی اور کافر بھی
زندہ تھا تو اوس مسلمان کو ہرگز نچاہیے کہ اوسکے گاڑنے کا سرانجام کرے بلکہ چھوڑ دے کہ وہ
کافر آپ ہی گاڑ دابے اور اگر مرتد ہو مغاذ اللہ اور اوسکے اپنون سے سوائے اوس مسلمان کے
کوئی نہو تو اوسکو چاہیے کہ بے دھوئے بے کفن دیے ایک گڑھا کھود کر مرے کتے کی طرح دبا دے
تاکہ اوسکی لاش کے سڑنے سے کسی کو اذیت نہو اور جن کافرونکے مذہب مین مل گیا ہو اونکے
حوالے نکرے جو مسلمان مرجاوے اور اوسکے اپنون سے سوائے کافرون کے کوئی نہو تو
مسلمان کو نچاہیے کہ اوسے کافرون کے حوالے کردے بلکہ آپ ہی مسلمان مل کر اوسکی
تجہیز تکفین کرین کوئی مرجاے اور کچھ مال اپنا نچھوڑے تو کفن اوسکا اور مسلمانون پر
واجب ہے بیت المال مین سے مل سکے تو بہتر ہے والا اور مسلمانون سے مانگ کے تجہیز تکفین کیجاوے
اگر اوسکی تجہیز تکفین سے کچھ بچ رہے تو جس سے مانگا تھا اوسکے حوالے کردین اور جو مالک
معلوم نہو یا وہ نلے کسی اور محتاج میت کی تجہیز تکفین مین صرف کردین اگر کوئی محتاج
میت نہ ملے تو فقیرونکو خیرات کردین یا اپنے ہی خرچ مین لائین اگر خود محتاج ہون مردیکو
غسل دیکے کفنا دیا اور اوسکا کچھ بدن دھونے سے بھول گئے پھر یاد آیا کہ کچھ بدن
دھونے سے رہ گیا ہے تو مردے کو کفن سے نکال کر وہ جگہہ اوسکی دھوئے پھر کفنا دین
اور اگر نماز اوسپر اوسی حالت مین پڑھی ہے تو پھر نماز پڑھین اور جو قبر مین رکھنے کے بعد
یاد آئے اور مٹی ہنوز اوسپر نڈالی ہو تو باہر نکالکر وہ جگہہ اوسکی دھوکر پھر نماز پڑھکے گاڑ دین
اور اگر مٹی ڈال چکے ہون تو پھر نہ اوکھیڑین مگر نماز دوبارہ قبر پر پڑھنا چاہیے تحقیق بھی یہی ہے
اگر مردے کو اصلا غسل یا کفن نہین دیا اور مٹی ڈالنے سے قبل یاد ہو تو اوسکو نکال کر غسل
کفن دے کر نماز پڑھکے پھر گاڑ دین اگر مٹی ڈالنے کے بعد یاد ہوا تو نہ اوکھیڑین بلکہ اوسی
حالت مین قبر پر نماز پڑھین اگر میت کے ساتھ قبر مین کسی کا کپڑا یا روپیہ یا کچھ اور مال و متاع
رہ گیا اور مٹی بھی اوسپر ڈال دی ہو تو قبر کھول کے اوسکا مال نکال دینا جائز ہے مردے کو
جو دفن کر چکے تو پھر اوکھیڑنا اوسکا درست نہین ہے مگر واسطے حق انسان کے یا وہان سیلاب کا
پانی بھر جاتا ہے یا دریا قبر کو کاٹے لیے جاتا ہی تو وہان سے اوکھیڑ لینا جائز ہی یا کسی اور

جو مسلمان کہ مقتول پایا گیا شہر مین یا دیہات مین ایسی جگہہ کہ وہان کے مقتول پائے جانی مین
دیت واجب ہوتی ہے جیسے جامع مسجد یا شارع عام یعنی راہ سب خاص و عام کی یا مارا گیا
حد یا قصاص یا تعزیر مین یا کسی درندے نے پھاڑ ڈالا یا زخمی ہو کر مرتث ہوا یعنی لڑائی
ہو چکنے کے بعد اس قدر جیا کہ اوس نے کچھ کھایا یا پیا یا سویا یا معالجہ کیا اگرچہ تھوڑا ہو یا کچھ دنیا کی
وصیت یا خرید و فروخت کی یا بہت باتین کین یا وہانسے خیمے مین اوٹھا آیا یا اوٹھایا گیا
لڑائی مین سے اور اوسکو ہوش حواس تھا پھر راہ مین مرگیا یا خیمے تک پہونچکر یا
ایک مکان سے اوٹھکر دوسرے مکان کو چلا گیا اور گھوڑے ٹٹو وغیرہ سے اوسکے
دینے کا کچھ خوف و خطر بھی نتھا تو ان سب صورتون مین غسل اور کفن دیا جائے ان سب
حرکتون سے مرتث ہوتا ہے بشرطیکہ لڑائی ہو چکنے کے بعد یہ حرکتین پائی جائین اگر لڑائی
ہنوز قایم تھی اور اوس سے کوئی حرکت ان مین سے پائی گئی تو وہ موجب مرتث ہونے کا
نہین اور محل شہادت کاملہ نہین ہے پس غسل اور کفن ندیا جائے اگر کسی مسلمان نے
جہاد مین قصد کیا کافر حربی کے مارنیکا کسی حربی سے پس اتفاقاً وہ حربہ اوسکے اپنے ہی
لگ گیا اور وہ مرگیا تو اوسکو غسل اور کفن دیا جائے اور وہ شہید ہے آخرت کے ثواب
پانے مین جیسے کہ مجنون یا نابالغ یا جنب یا نفسا یا حائض یا مرتث یا وہ شخص کہ دیوار سے
دبکے مرگیا یا پانی مین ڈوب کے یا آگ سے جلکر یا سفر مین یا علم دین کی طلب مین یا جمعے
کے دن یا شب مین یا ذات الجنب کے مرض مین یا پیٹ چلکر یا وبا سے یا عورت ولادت سے
تو یہ سب آخرت کے ثواب پانے مین شہید ہین اگرچہ غسل و کفن دیے جائین گے امام سیوطی
رحمۃ اللہ نے تیس شمار کیے ہین **دسوین فصل** مسائل متفرقہ مین کوئی مرجائے تو اوسکے
اقربا کو چاہیے کہ اگر ہو سکے تو سو آدمیون تک جنازے کے لیے جمع کرین حدیث شریف مین
آیا ہے کہ اگر سو آدمی جنازے کی نماز پڑھین اور وہ سب مردے کی شفاعت کرین
تو اللہ تعالیٰ اونکی شفاعت قبول کرتا ہے ایک کافر مرا اور اوسکے اپنون سے سوائے
ایک مسلمان کے کوئی نتھا تو یہ مسلمان اوسکو ناپاک کپڑے کی طرح دھو کے ایک کپڑے مین
لپیٹ کر گڑھا کھود کے گاڑ دے اور کسی چیز مین اوسکے گاڑنے دابنے سے رعایت سنت نکرے

سو آدمی کی روایت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آیا ہے کہ جسکے جنازے پر چالیس آدمی کھڑے ہوکر نماز پڑھین اور حضرت عباس کی روایت مین آیا ہے کہ جسکے جنازے پر چالیس آدمی کھڑے ہوکر نماز پڑھین بشرطیکہ کسی نے شرک خدا کے ساتھ نکیا ہو اور وہ شفاعت میت کی کرین تو خدا اون کی شفاعت قبول کرتا ہے

اور محض بدخواہی میت کی ہی اس مسئلے کو یاد رکھنا چاہیے جو قبر ڈھے جائے تو اوسکا درست
کرنا جائز ہے مگر ویسے ہی چھوڑ دینا بہتر ہے کہ مومن کی ڈھی ہوئی قبر پر خدا کی رحمت بہت
ہوتی ہے قبر کی گچکاری کرنا اور مٹی سے لیسنا اور اوسپر لکھنا اور عمارت بنانا موافق حدیث
شریف کے اور نزدیک محققین فقہا کے بھی یہ سب مکروہ ہی لیکن بعضی معتبر کتابون مین
لکھا ہی کہ سوائے گچکاری کے پچھلی تینون باتین درست ہین واللہ اعلم بالصواب **نوین فصل**
شہید کے احکام مین جو مسلمان عاقل بالغ پاک ناحق مارا جائے اس طور سے کہ اوسکے مرد مین
قصاص واجب ہو اگرچہ کسی جہت سے پھر ساقط ہو جائے چنانچہ بیٹے کو باپ نے مار ڈالا
تو باپ پر قصاص بسبب حق ابوت کے ساقط ہو گیا یا مثل اوسکے اور کوئی صورت ہو
اور وہ مرتث بھی نہوا ہو مرتث کے معنی انشاء اللہ تعالی معلوم ہو جائین گے یا اوسکو
کسی طور سے باغیون یا حربیون یا رہزنون نے مار ڈالا ہو یا پایا گیا میت ان سب کی
لڑائی مین اور اوس مین کوئی قتل کی نشانی موجود ہی اگرچہ نکلنا خون کا ہو آنکھ اور کان سے
یا تازے خون کا نکلنا حلق سے تو ان سب کو شہید کامل کہتے ہین برخلاف اوسکے کہ خون
جما ہوا حلق سے آتا ہو یا خون نکلنا ناک سے یا جا ضرور یا پیشاب کی جگہہ سے حکم شہید
کامل کا یہ ہے کہ ہتھیار اور موزے اور جو چیز کہ قابل کفن کے نہو اوسکے بدن سے دور کرین
اور بغیر غسل ویسے ہی خون آلودہ کپڑون سمیت نماز جنازے کی پڑھکر گاڑ دین
بشرطیکہ کپڑے اوسکے موافق کفن سنت کے ہون یعنے مرد کے لیے تین کپڑے
عورت کے لیے پانچ کپڑے چنانچہ معلوم ہو چکا ہی پس اگر کفن مسنون سے کپڑے زیادہ ہون
تو کم کر دین اور جو کم ہون تو زیادہ کر دین تاکہ موافق کفن مسنون کے ہو جائین عاقل بالغ پاک
ہونا شہید کامل کے حکم مین امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک شرط ہی پس صغیر مجنون حائض
نفسا جنب اگر شہید ہو جائین تو اونکو غسل اور کفن دیا جائیگا صاحبین رحمۃ اللہ علیہما کے
نزدیک یہ شرطین نہین ہین تو انکے نزدیک ان سبکو بھی غسل اور کفن دینا چاہیے بلکہ حکم
انکا حکم شہید کامل کا ہے اگر باپ نے بیٹے کو مار ڈالا یا کسی اجنبی نے قتل کیا اور باپ نے
قصاص اوسکا مفت بخش دیا یا خونبہا لیکے تو بھی حکم شہید کامل کا جاری ہوگا اگرچہ قصاص کیا

کشف الغطا وغیرہ مین لکھا ہے کہ شمع جلانا یا اگربتی سلگانا قبر پر یا بنانے کے لیے اور پھولون کی چادر ڈالنا بدعت ہے

پس اگر تابوت مین گاڑین تو سنت ہے اوس مین مٹی کا فرش کردین اور اندر کی طرف بھی مٹی
لیپ دین دفن کرنے کے بعد پانی چھڑکنا قبر پر مستحب ہے طور اسکا یہ ہی کہ پہلے سرہانے سے
پائینتی تک قبلے کی جانب تین بار چھڑکا جاے پھر اسی طور دوسری جانب کو جتنی مٹی
قبر کی ہو اوتنی ہی اوسپر ڈالے زیادہ اور کم کرنا اس سے مکروہ ہی مگر امام محمد رحمۃ اللہ علیہ سے
روایت ہے کہ اگر کچھ قدر سے زیادہ ہو جائے تو بھی مضائقہ نہین دفن کے وقت عورت کی
قبر پر پردہ کرنا مستحب ہے اور مرد کی قبر پر نہین جائز تختے رکھنا عورت کی قبر پر سر کی طرف سے
مستحب ہے اور مرد کی قبر پر پانون کی طرف سے اگر تختے رکھنے مین سوراخ باقی رہ جائین
تو بند کرنا اونکا مستحب ہے تاکہ مٹی مردے پر نگرے کچی اینٹین یا نلون کے سیٹھے لحد کی منہ پر
رکھنا مستحب ہے اور بوریا رکھنے مین اختلاف ہے بعضون نے کہا ہی مکروہ اور بعضون نے کہا
درست پکی اینٹین یا مضبوط لکڑیان لحد کے منہ پر رکھنا مکروہ ہی بشرطیکہ متصل میت کے
ہون اور گرد متصل رکھنا انکا مکروہ ہے مگر جس جا زمین بہت نرم ہو یا درندون سے
خوف و خطر ہو تو محافظت کے لیے میت سے ذرا فرق سے رکھنا درست ہی جیسے میت کے
اوپر انکا رکھنا درست ہے دفن کرنا میت کا رات مین مکروہ نہین ہی لیکن دن مین بہتر ہے
میت کا گاڑنا اوس گورستان مین بہتر ہے کہ جس مین علما صلحا اور بزرگ مدفون ہون
جب میت کو دفن کر چکین تو مستحب ہے کہ تھوڑی دیر تک وہان قرآن مجید اور دعا و درود
بیٹھے پڑھتے رہین اور پڑھنے کا ثواب اوسکی روح کو بخشین اور اوسکے حق مین مغفرت
اور ثابت قدم رہنا جواب سوال مین خدا سے درخواست کرتے رہین اتنا بیٹھے رہین کہ جتنی
دیر مین ایک اونٹ ذبح اور تقسیم کیا جاتا ہی بعد اسکے وہانسے اوٹھ آئین اس طور سے امر اور
فعل نبی رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کا حدیث صحیح مین منقول ہے
اور یہ سوال جواب کے وقت میت کے لیے موجب استیناس کا اور باعث دفع وحشت اور
دہشت کا بھی ہوتا ہی چنانچہ صحیح مسلم مین بعضے اصحابون سے منقول ہے پس اس سے معلوم
ہوا وہ جو بعضے دیار کی اس زمانے مین رسم ہے کہ میت کو دفن کرکے چالیس قدم سب چلے
جاتے ہین پھر وہان سے لوٹ کر قبر پر آکر فاتحہ پڑھتے ہین بدعت مخالف سنت کی

اور کھودی جائے اوسکو بھی ہندوستان مین لحد کہتے ہین اور وہ جو اس سے اوپر رہے اوسکو
حوضہ کہتے ہین یہ قبر بھی گہری ایک قد آدم ہو یا سینے تک چنانچہ معلوم ہو چکا ہی اور اس
صورت مین بھی اول صورت کی سی لحد نکرین یہ دونون قسم صندوقی کہلاتی ہین پھر اسی مین
مردیکو لاکر رکھین پھر تختے یا لکڑیان یا نل یا اینٹین جس جگہہ جو ایک ایک بالشت زمین چھوڑ دی
تھی اوس جگہہ پر رکھکر چھت بنائین پھر اوسپر مٹی ڈال کر قبر بناوین وہان بھی اس زمانے مین
یہی اخیر قسم قبر مروج ہی اونچا کرنا قبر کا زمین سے ایک بالشت تک سنت ہی اگر قدرے
زیادہ ہو تو مضائقہ نہین قبر کو مدور چوکور نہ بنائین بلکہ اوپر سے ڈھلوان مثل کوہان شتر
کے ہوئے مردیکو جس قدر لوگ بخوبی قبر مین اوتار سکین اوتارین اس مین کچھہ عدد معین شرط نہین
لیکن چاہیے کہ اوتارنے والے قوی ہون کہ اوسکو آرام اور آہستگی سے لاکر قبر مین رکھین
عورت کو قبر مین اوسکے محارم اوتارین جیسے کہ بیٹا یا باپ یا بھائی اگر یہ نہون تو جو اقربا اوسکے
کہ نزدیک ہون قرابت مین وہ اوتارین یہانتک کہ قریب کے ہوتے بعید نہ
اوتارے مگر جو ضرورت ہو تو بعید کے اوتارنے مین بھی مضائقہ نہین علی ہذا القیاس
جب تک کہ اقربا ہون تو اجنبی نہ اوتارین اگر اوسکے اپنون مین کوئی نہو تو ہمسایون مین سے دیندار
لوگ متقی بڈھے اوتارین اگر یہ بھی نہون تو جوانان صلحا دیندار پرہیزگار اوتارین میت کے
اوتارنے کے واسطے عورتون کو قبر مین نہ آنے دین اسلیے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے
عورتون اور کافرون کا قبر مین داخل ہونا منع فرمایا ہی جب میت کو قبر مین رکھین تو یہ پڑھین
بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جب میت کو قبر مین رکھہ چکین
تو گرہین کفن کی کھول دین منہ دکھانا میت کا قبر مین جائز ہے جب تختے رکھہ چکین تو تختون پر تین
لب بھر بھر کے سرہانے سے مٹی ڈالنا مستحب ہے اول بار کی مٹی ڈالنے مین یہ پڑھنا چاہیے
مِنْھَا خَلَقْنٰکُمْ دوسری بار کی مٹی ڈالنے مین یہ پڑھے وَفِیْھَا نُعِیْدُکُمْ تیسری بار مین یہ پڑھے
وَمِنْھَا نُخْرِجُکُمْ تَارَۃً اُخْرٰی قبلے کی طرف سے قبر مین داخل کرنا مردیکا مستحب ہے مردیکے
نیچے چادر یا کچھہ کپڑا بچھانا قبر مین مکروہ ہے اگر کہین کی زمین بہت نرم ہو یا ریتلی کہ قبر نہ بن سکے
تو میت کو تابوت مین رکھکر گاڑنا درست ہے خواہ تابوت لوہے کا ہو یا پتھر کا یا لکڑی کا

روحین لعنت کرتی ہین جب وہانسے پھرتی ہین تو پھر لعنت مین خدا کی ہوتی ہین یہ مسئلہ مذکور ہی
مستملی مین ماتم مین سیاہ لباس پہننا اور مردے پر آواز کرکے رونا گریبان چاک کرنا منہ کھرچنا
سر منہ سینے زانو پر طمانچے مارنا یہ سب حرام ہی مگر آنسوؤنسے رونے مین اور دل ہی غم کرنے مین
مضائقہ نہین اگر ماتم کرنے والیان جنازیکے ساتھ ہووین تو جس طور سے ہو سکے باز رکھی
جائین اگر وہ باز نہین تو جنازے کے ساتھ والے جنازے کو چھوڑ دین دل مین اونکا ساتھ ہونا
بد جانین آٹھوین فصل دفن اور قبر کے بیان مین دفن کرنا میت کا فرض کفایہ ہی بغلی قبر بنانا
سنت ہے اگر زمین کہین کی نرم ہو کہ بغلی قبر نہ بن سکے تو صندوقی قبر بھی بنانا درست ہے
بغلی بنانے کا طور یہ ہے کہ لمبی میت کے برابر اور گہری ایک آدمی سیانہ قد کے سینے یا تمام
قد کے برابر کھودی جائے مگر قد آدم تک گہری کرنا بہتر ہے اور ایسے ہی اگر لمبائی مین بھی کچھ
قدرے میت کے قد سے زیادہ کرین تو بہتر ہے تاکہ میت کو تنگی نہووے پھر اوس مین قبلے
کی طرف کی بغل مین زمین سے لگا کر اوتنی ہی لمبی اور کھودی جائے اس قدر چوڑی کہ اوس مین
مردہ بخوبی سما جائے اس جگہہ کو لحد کہتے ہین اوس مین مردے کو داہنے پہلو پر لٹاوین اور
منہ اوسکا قبلے کی طرف کر دین اور اوسکے پیچھے ایک مٹی کا تکیہ لگا دین تاکہ منہ اوسکا قبلے کی
طرف سے پلٹ نجائے پھر کچی اینٹین یا لکڑیان وغیرہ لحد کے منہ پر رکھکر بند کر دین پھر اوس مین
مٹی ڈال کے قبر بنا دین صندوقی قبر بنانے کا یہ طور ہے کہ لمبی گہری جس قدر جو معلوم ہو چکی اوتنی ہی
کھودی جائے لیکن چوڑی اس قدر ہو کہ اوس مین دونون بغلون سے لگا کر کچی اینٹین چن دین یا لکڑیان
یا تختے کھڑے کر دین اور مردے کے لیے اوس مین کشادہ جگہہ رہے اس صندوقی قبر مین
لحد نہین کرتے ہین پھر مردے کو اوس مین رکھین بعد اسکے اون کچی اینٹون پر کہ چنی گئی ہین یا تختون
یا لکڑیون پر کہ کھڑی کی گئی ہین غرض جو کچھ کہ اون مین سے عمل مین آیا ہو اوسپر اور
تختے یا لکڑیان یا نل یا اینٹین رکھ کے چھت بنا دین مگر اس وضع سے کہ مردے سے جدا رہے
پھر اوس پر مٹی ڈال کے پوری قبر بنا دین یا اس طور سے کھودی جائے کہ پہلے ایک ہاتھ بھر
گہری اور مردے کے قد کے برابر یا قدرے لمبی کھود کر اوسکے دونون طرف بغلون کے ایک ایک
بالشت زمین چھوڑ کر بیچ مین سے اوتنی ہی لمبی اس قدر چوڑی کہ مردہ اوس مین بخوبی سما جائے

لیجانا منع ہے اسلیے کہ اس مین مشابہت ہنود سے ہے چاہیے کہ جنازہ باری باری سے ایک
دوسرا اپنے کندھے پر لیتا ہوا جہان تک مقصود ہو لیجائین جنازے کو لیجانے مین جلد چلنا سنت ہے
لیکن نہ اس قدر کہ کداتے دوڑاتے لے چلین کہ جنازے کو حرکت اور اضطراب
پہونچے چھوٹے بچونکا جنازہ ایک شخص اپنے ہاتھون پر لیجاے پیچھے چلنا جنازے کے
بہتر ہے اور آگے چلنا بھی جائز ہے مگر بہت آگے پیچھے چلنا مکروہ ہے داہنی بائین طرف
جنازے کے نہ چلین بلکہ آگے چلین یا پیچھے قریب قریب سوار چلنا جنازے کے آگے دور
دور اس قدر کہ اوسکی گرد اور غبار کسی پر نہ پڑے جائز ہے سوار ہو کر چلنا جنازے کے ساتھ
مکروہ ہے جنازے کو مونڈھون اور گردن پر ڈال کر لیجانا مکروہ ہے جیسے جانور پر
ڈالکر لے چلنا مکروہ ہی جنازہ دیکھکر جنازے کے لیے کھڑا ہونا منع ہے مگر جو ارادہ کرے اوسکے
ساتھ چلنے کا تو درست ہے ایسے ہی جو کوئی نماز پڑھنے کی جگہہ مین ہو تو جنازہ دیکھکر نہ اوٹھے
جب تک کہ اوسے زمین پر نہ رکھ دین ایسے ہی جب کہ جنازہ قبر کے پاس پہونچ چکے تو جب تک
کہ جنازے کو کندھون سے زمین پر نہ رکھ دین اوسکے ساتھ والے نہ بیٹھین بغیر پڑھے جنازے
کی نماز کے جنازہ چھوڑکر چلا جانا منع ہے جنازے کی نماز پڑھکر بغیر اذن مردیکے اقربا کے
چلا جانا درست ہے مگر جسکے جانے مین اونکو وحشت ہو تو اوسکو رعایت کرنا مناسب ہے جنازے کے
ساتھ چلنے والے اپنے دلون مین خدا کا خوف لحاظ کرتے ہوئے اور اپنے گناہون اور موت کو
یاد کرتے غمناک صورتین بنائے دلونمین گناہون سے توبہ کرتے ہوئے چلین اور دنیا کی
باتین کرتے ہنستے ہوئے نہ چلین بلکہ بیشتر خاموش رہین بے ضرورت بات نکرین جنازے کے
ساتھ چلتے ہوئے کلمہ یا درود یا قرآن مجید یا کچھ اور ذکر الٰہی پکار کر پڑھنا مکروہ تحریمی ہے
جیسے کہ عادت پڑھنے کی اس زمانے کے عوام الناس مین بیشتر آدمی اس مسئلے سے بیخبر اور
غافل ہین علما کو چاہیے کہ عوام الناس کو باز رکھین لیکن اگر چاہین تو دل مین پڑھین عورتون کا
نکلنا جنازے کے ساتھ درست نہین ہے اگر نکلین تو منع کیجاوین اسلیے کہ جب عورتین ارادہ
کرتی ہین گھر سے نکلنے کا قبرون کے لیے تو خدا کی اور فرشتون کی لعنت مین ہوتی ہین اور جب کہ
نکلین تو ہر طرف سے اونھین شیطان گھیرتے ہین جب کہ قبرونکے پاس پہونچین تو اونپر مردون کی

مسجد کا بعد اوسکے ولی میت کا یعنی وہ مرد کہ سب اقربا مین اوسکا زیادہ قریب ہے جیسے بیٹا پھر پوتا پھر باپ پھر دادا پھر بھائی پھر بھتیجا باقی تفصیل بڑی کتابون مین ہے بعد ولی کے خاوند عورت کا بعد خاوند کے ہمسایہ لیکن میت کے باپ کے ہوتے چاہیے کہ بیٹا امامت نکرے مگر جو باپ جاہل ہو اور بیٹا عالم تو بیٹا ہی چاہیے کہ امام ہو پھر ولی مختار ہے چاہے آپ امامت کرے چاہے اور کسیکو اجازت دے مگر دوسرا ولی میت کا کہ اوس ولی کے ساتھ حق تقدم برابر ہے تو اوسکو پہونچتا ہے کہ غیر کو منع کرے اگرچہ یہ دوسرا صغیر ہو اگر بے اذن ولی کے کسی اور نے کہ اوسکو آگے ہونے کا حق ولی سے نہ تھا نماز جنازے کی پڑھی تو ولی کو پہونچتا ہے کہ چاہے تو اعادہ کرے اگر گاڑ دیا ہو تو اوسکی قبر پر پڑھے جب تک پیٹ پھٹنے کا گمان نہو اگر امام بے وضو ہو تو چاہے اور اپنی جگہہ مقتدیون مین سے کسی کو امام کردے تو درست ہے جیسے کہ نماز پنجگانہ مین درست ہے اگر ولی میت کا مریض ہو یا کسی اور عارضے سے کھڑا نہو سکے اور وہی امام ہو بیٹھ کے نماز جنازے کی پڑھے تو درست ہے فقط عورتین اگر نماز جنازے کی پڑھ لین تو فرضیت اوسکی ساقط ہو جائیگی لیکن مستحب ہے کہ وہ بے جماعت اک بارگی الگ الگ پڑھین اور اگر جماعت سے پڑھین تو بھی جائز ہے

ساتوین فصل

جنازہ اوٹھانے اور ساتھ چلنے مین جنازہ لے چلنا اس وضع سے سنت ہے کہ مردے کو چارپائی پر یا مثل چارپائی کے جو چھہ ہو اوسپر لٹا کے اوسکے چارون کونے چار مرد کندھون پر رکھکے لے چلین مگر ضرورت کے وقت کہ اوٹھانے والے کم ہون تو جس قدر میسر ہون جائز ہے جس وقت کہ جنازہ لے چلین تو مستحب ہے کہ اول دس دس قدم چارون طرف سے لین اوسکا طور یہ ہے کہ جس وقت جنازہ اوٹھائین تو ایک شخص اوٹھانے والون مین سے اپنے داہنے مونڈھے پر جنازے کے سرہانے داہنی طرف کو رکھکر دس قدم گن کر چلے پھر ایسے ہی پائینتی کی داہنی طرف اپنے اوسی مونڈھے پر رکھکر دس قدم پھر بائین کندھے پر اوسکے سرہانے کی بائین طرف رکھکر دس قدم پھر پائینتی کی بھی جانب اپنے اوسی کندھے پر رکھکر دس قدم چلے یہ سب چالیس قدم ہوئے حدیث مین آیا ہے کہ چالیس گناہ کبیرہ عوض ان چالیس قدمون کے اوٹھانے والے کے حق تعالی بخشتا ہے ارتھی پر جنازہ

کچھ نہین تو غسل اوسکو دیکر ایک پاک کپڑے مین لپیٹ کے گاڑدین اور نماز جنازہ کی نہ پڑھین
اگر مسلمانون اور کافرون کے مردے ملجاوین پس اگر کسی علامت سے مسلمان پہچانے جاتے ہین
تو مسلمانون کو جدا کرکے غسل دیکر نماز جنازے کی پڑھکے مسلمانونکے گورستان مین دفن کرین
علامت مسلمانون کی خضاب ختنہ سیاہ لباس لبون کے بال تراشنا ہی اگر ان علامتون مین
بھی شبہہ ہوجاے چنانچہ یہود ختنہ کرتے ہین نصارا سیاہ لباس پہنتے ہین اور غازی مسلمان
بھی کبھو اپنی صورت ہیبتناک بنانے کے لیے موچھین بڑھا دیتے ہین اور بعضے کفار
بھی خضاب کرتے ہین پس اس وقت مین دیکھا چاہیے اگر مردے مسلمانون کے
بہت ہون تو سب کو غسل دین اور جمع کرکے نماز جنازے کی پڑھین لیکن نیت سب
مسلمانون کی کرین اور مسلمانون کے مقبرے مین گاڑدین اور اگر کافر بہت ہون تو نماز کسی پر نہ پڑھین
مگر نہلا کفنا کر سبکو کافرون کے مقبرے مین گاڑدین اور غسل کفن مین رعایت سنت کی نکرین
اگر کافر اور مسلمان برابر ہون تو غسل سبکو دین مگر اونپر نماز پڑھنے مین اور دفن کرنے مین
اختلاف ہے بعضون نے کہا ہے پڑھین بعضون نے کہا ہے نہ پڑھین اور اونمین سے
بعضون نے کہا ہی کہ ان سب کو مسلمانون کے گورستان مین دفن کرین بعضون نے کہا ہی کافرون کے
اور بعضون نے کہا ہے کہ ان سب کے لیے ایک علیحدہ گورستان بنائین اور قبرین سبکی
برابر زمین سے کردین اگر عورت کتابیہ مثل یہودیہ یا نصرانیہ کسی مسلمان کے نکاح مین تھی
اور وہ اوس سے حاملہ ہوکے مرگئی تو اتفاق ہے علما کا کہ اوسپر نماز جنازہ نہ پڑھین مگر
اوسکے دفن کرنے مین اختلاف ہی بعضون نے کہا ہے کہ مسلمانون کے گورستان مین
گاڑی جاے بعضون نے کافرون کے بعضون نے کہا ہی کہ ایک علیحدہ جگہہ قبر بناکر
گاڑی جاے اسبات مین احتیاط بہت ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ ایک علیحدہ جگہہ قبر
بناکر گاڑی جاے مگر قبلے کی طرف اوسکی پیٹھ کرین تاکہ اوسکے پیٹ کے بچے کا منہ قبلے
کی طرف رہے جنازے کی نماز پڑھنا مسجد مین مکروہ ہے موافق صحیح روایت کے چھٹی فصل
جنازے کی امامت مین جنازے کی نماز کا امام چاہیے کہ پادشاہ ہو اگر وہ حاضر نہو تو حاکم
شہر کا اگر وہ بھی حاضر نہو تو قاضی پھر بعد قاضی کے امام جمعے کا پھر بعد اوسکے امام محلے کی

لیکن اگر ایسی صورت ہے کہ جنازہ فاسق مجاہر کے اونکا نماز پڑھنی مکروہ نہین

اور غلبہ کسی جانب کا معلوم نہو کہ اوسکو خنثے مشکل کہتے ہین چنانچہ معلوم ہو چکا ہی اگر مرد کی
جانب غالب ہو تو اوسکا حکم مرد کا ہی اور جو عورت کی جانب غالب ہو تو اوسکا حکم عورت کا ہے پھر
اونکے بعد عورتونکو رکھین **پانچوین فصل** اونکے بیان مین کہ جنکو غسل دینا اور اون کے جنازی کی
نماز پڑھنا درست ہے یا نہین چند فریق کو غسل دینا اور اون کے جنازے کی نماز پڑھنا
درست نہین ہے ایک باغی یعنی وہ لوگ کہ اپنے وقت کے پادشاہ اسلام کی حکم سے پھر گئے
ہون دوسرے قزاق یعنی وہ لوگ کہ راستا لوٹتے ہین تیسرے وہ لوگ کہ رات کو ہتھیار
باندھکر شہر مین چوری کرتے ہین اور اگر کوئی مزاحمت کرے تو اوسکو مار ڈالتے ہین صرفہ
نہین کرتے ہین چوتھے ٹھگ یعنی وہ لوگ کہ فریب دیکے پھانسی سے مار ڈالتے ہین
بشرطیکہ یہ سب مسلمانون کے ہاتھ سے لڑائیمین مارے جائین اور اگر امام وقت کا اونکو گرفتار کرے
بعد اوسکے قتل کرے تو اونکو غسل بھی دیا جاے اور نماز جنازے کی بھی پڑھی جاے پانچوین
قاتل والدین کا یعنی وہ شخص کہ اوسنے اپنے دونون مان باپ کو مار ڈالا ہو یا ایک کو شہید کو
غسل نہین دیتے ہین حکم اوسکا نوین فصل مین انشاء اللہ تعالی معلوم ہوگا اگر میت کو گاڑ دیا
اور نماز جنازے کی نہین پڑھی تو اوسکی قبر پر پڑھین جب تک کہ اوسکے پیٹ پھٹنے کا گمان
غالب نہو امام محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ پیٹ پھٹنے کا شک ہو گیا ہو تو بھی نہ پڑھین
اعضا پر نماز پڑھنا درست نہین ہے یعنے اگر ہاتھ یا پانون یا اور کچھ عضو بدن سے جدا ہو تو
نماز اوسپر نہ پڑھین جب تک کہ اکثر بدن نہو یا آدھا سر سمیت سر کی طرف کا اوس آدھے پر
پڑھنا درست نہین کہ سر سے برابر لنبائی مین چرا ہوا ہو دار حرب سے جو نابالغ قید مین بغیر
مان باپ کے آئے اور دار اسلام مین آکے مر جاے تو نماز اوسپر پڑھین اور اگر اوسکے ساتھ
کوئی مان باپ مین سے بھی پکڑا آیا لیکن اسلام نہین لایا تو اس نابالغ پر نماز پڑھنا
درست نہین اگر نابالغ خود مسلمان ہو بدون مان باپ کے اور وہ اسلام کو سمجھتا تھا تو
اوسپر نماز پڑھین حکم مین لڑکا لڑکی دونون برابر ہین کوئی پیدا ہوا اور اوسکی زندگی کی علامت
پائی گئی مثلاً آواز یا حرکت پھر جلد مر گیا یا پیٹ سے اکثر زندہ خارج ہو کے مر گیا نام اوسکا
رکھین غسل اوسکو دین نماز اوسپر پڑھین جو کوئی مردہ پیدا ہوا یا کچھ اعضا اوسکے بنے ہین اور

بلند آواز سے کہے جنازے کے سینے کے برابر کھڑا ہونا امام کا مستحب ہے میت عورت ہو یا مرد اگر
مصلی فقط ایک ہی ہو تو وہ بھی سینے ہی کی برابر کھڑا ہووے تین صفین کرنا اس نماز مین مستحب ہے یہانتک کہ اگر
سات آدمی ہون تو ایک امام ہو اور تین شخص اوسکے پیچھے کھڑے ہون اور دو شخص اونکے پیچھے اور ایک
سب کے پیچھے تاکہ تین صفین بن جائین اسواسطے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے جس شخص پر
تین صف آدمیون نے نماز پڑھی تو اللہ تعالیٰ اوسکو بخش دیگا اس نماز کی سب صفون سے پچھلی
صف مین ثواب زیادہ ہے برخلاف نماز پنجگانہ کے کہ اوس مین پہلی صف مین ثواب زیادہ ہے یا ایک
شخص حاضر ہو اور بعضی تکبیرین ہو چکی ہین تو نماز مین داخل نہووے جب تک کہ امام تکبیر نکہے پس جب کہے
تو یہ امام کے ساتھ تکبیر کہکر داخل ہو جائے برخلاف اوس شخص کے جو حاضر تھا پہلی تکبیر کے وقت اور
اوسکو کچھ دیر ہو گئی امام کے ساتھ تکبیر نکہہ سکا تو وہ دیر نکرے تکبیر کہکر امام کے ساتھ شریک
ہو جائے کہ اس قدر ضرورت ہے اور ضرور مین معاف ہین ایسے ہی جو شخص کہ حاضر ہوا چار تکبیرونکے
بعد تو وہ بھی دیر نکرے جلد تکبیر کہکر کھڑا ہو جاوے پھر جب امام سلام پھیر چکے تو وہ شخص تنہا تین
تکبیرین متصل بغیر دعا اور درود کے کہہ کے سلام پھیر دے پس اگر اوسکے آگے سے میت کو
اوٹھا لیا قبل پوری ہو جانے چار تکبیرون کے تو نماز اوسکی باطل ہو گئی اگر میت جنازے
جمع ہون علیحدہ علیحدہ نماز پڑھنا ہر جنازے پر بہتر ہے پہلے پڑھنا اوسپر بہتر ہے کہ سب مین
نیک بہت ہو اور اگر جمع کرکے ایک بار سب پر نماز پڑھین تو بھی جائز ہے پھر اس مین اختیار ہے
کہ سب جنازون کی ایک صف بناوین یا ہر جنازے کو برابر برابر کرکے اپنے منہ کے سامنے سبکو
رکھین اس طور سے کہ مصلی اگر ایک شخص ہو تو اوسکے منہ کے آگے سب کے سینے ہون اور اگر
امام ہو تو اوسکے منہ کے آگے سب کے سینے ہون لیکن اپنے نزدیک اوس جنازے کو
رکھے کہ سب مین بہتر اور افضل ہو پھر اوسکے بعد اوسکو رکھے کہ اون سب باقیون مین بہتر
اور افضل ہو اور علیٰ ہذا القیاس اسی طور سے سب کو رکھے اگر مرد اور عورتین اور نابالغ اور خنثیٰ
مشکل اور حر اور غلام سب جمع ہون تو سب سے پہلے مردون کو رکھین خواہ حر ہون خواہ غلام
ہون اور بعضے کہتے ہین کہ غلام حرونکے پیچھے رکھے جاوین اونکے بعد نابالغون کو رکھین
اونکے بعد خنثیون کو یعنی اون شخصونکو کہ جنمین مرد و عورت کی پہچانکی نشانیان جمع ہون

ع شاید اسکا سبب یہ ہے کہ نماز جنازہ کی حقیقت مین دعا ہے اور دعا مین عاجزی بہت اچھی ہے اور سب سے پیچھے ہونے مین عاجزی نکلتی ہے برخلاف نماز پنجگانہ کے کہ اوس مین پہلی صف مین بڑے فائدے حاصل ہوتے ہین امام کے حالات پر مطلع ہونا قرارت کا سننا اور امام کے برابر ارکان کا بجا لانا اور بدون توقف ادا کرنا اور جو پیچھے والے ہین صف والون کو حاصل نہین ہوتے ۱۲

میرا منہ قبلے کی طرف پھر نیت کے بعد متصل تکبیر اولیٰ کہے یعنی اللہ اکبر جنازے کی نماز مین دو ارکان
ہین چار تکبیرین کہنا یعنی ابتدائے نماز کے کہے اللہ اکبر پھر بعد ثنا کے اللہ اکبر کہے پھر بعد درود کے
اللہ اکبر کہے پھر بعد دعا کے اللہ اکبر کہے دوسرے نماز مین کھڑا ہونا بعضے علما نے
کہا ہی کہ تکبیر اولیٰ شرط ہے رکن تین ہی تکبیرین ہین سنتین اس نماز مین تین ہین تکبیر اولیٰ کی بعد
ثنا پڑھنا یعنے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ
وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ دوسری تکبیر کے بعد نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود پڑھنا جو درود یاد ہو مثلاً
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ
تیسری تکبیر کے بعد دعا پڑھنا مثلاً اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا
وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ
وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ وَخُصَّ هٰذَا الْمَيِّتَ بِالرَّوْحِ وَالرَّاحَةِ وَالْمَغْفِرَةِ
وَالرِّضْوَانِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِيْ اِحْسَانِهٖ وَاِنْ كَانَ مُسِيْئًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ
وَلَقِّنْهُ الْاَمْنَ وَالْبُشْرٰى وَالْكَرَامَةَ وَالزُّلْفٰى بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اس
نماز مین کوئی دعا مقرر نہین ہے جو دعا یاد ہو سو پڑھے لیکن جو دعا کہ حدیث مین منقول ہو اوسکا
پڑھنا اولیٰ ہے اگر میت غیر مکلف ہو کہ اوسپر تکلیف عبادت کی خدا کی طرف سی نہین یعنی مجنون
اصلی یا نابالغ پس اگر لڑکا ہو یا مجنون مرد ہو تو یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهُ
لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اگر لڑکی ہو
یا عورت مجنون ہو تو یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهَا
لَنَا شَافِعَةً وَّمُشَفَّعَةً بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ پھر دعا پڑھنے کے بعد چوتھی تکبیر
کرکے داہنی طرف منہ پھیر کر سلام کرے اور سلام مین یہ پڑھے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ
پھر ایسی ہی بائین طرف کو فتح القدیر مین یہ لکھا ہی سلام مین نیت میت اور مقتدیون کی کرین
قاضیخان وغیرہ نے کہا ہے سلام مین میت کی نیت کرنا منع ہی پہلی تکبیر مین ہاتھ اوٹھانا
کانون تک ہے باقی تکبیرون مین ہاتھ اوٹھانا موافق مذہب مختار کے درست نہین ہے امام چارون
تکبیرین بلند آواز سے کہے اور مقتدی آہستہ کہین جیسے نماز پنجگانہ مین اور سلام دہنی طرف کا

کہ نماز جنازے کی فرض کفایہ ہے پس اگر کوئی شخص اس سے انکار کرے تو کافر ہو جائیگا اور ایک
مسلمان نے بھی نماز پڑھ لی تو سب چھوٹ جائینگے ہر فرض کفایہ کا یہی حکم ہے جیسے کہ غسل کی
فصل مین معلوم ہوا اس نماز کی صحت کے واسطے نو شرطین ہین پہلی شرط مسلمان ہونا نماز
پڑھنے والے اور مردے کا پس اگر کافر یا مرتد نے کسی میت کے جنازے کی نماز پڑھی بدون اور
مسلمانون کے یا امام ہو مرتد یا کافر اور مقتدی مسلمان ہون تو نماز درست نہوگی یا اگر
کسی مردے کافر اور منافق پر مسلمان لوگ نماز جنازے کی پڑھین تو یہ بھی جائز نہین دوسری
شرط میت اور مصلی کا بدن پاک ہونا ہے جنابت اور بے وضو ہونے سے اور جمیع ناپاک
چیزون سے اگر نماز جنازے کی جماعت سے پڑھین تو فقط امام اور میت کی طہارت
شرط ہے اسلیے کہ ایک مسلمان اگر نماز جنازے کی پڑھ لیگا تو سب مسلمان چھوٹ جائینگے
اس فرض سے مگر جو مقتدی کہ بے طہارت نماز پڑھیگا تو اوسکی نماز نہوگی تیسری شرط میت اور
مصلی کا لباس پاک ہونا ہے چوتھی شرط میت اور نمازی کا مکان پاک ہونا ہی مگر میت کے
مکان طہارت مین اختلاف ہے پانچوین شرط ستر عورت میت اور مصلی کا ستر عورت
مردونکی لیے چھپانا بدن کا ہی ناف سے گھٹنون تک لیکن ناف خارج گھٹنے داخل اور عورتون کے لیے
تمام بدن چھپانا مگر چہرہ اور دونون ہتھیلیان اور دونون قدم کہ یہ تینون اعضا موافق
صحیح روایت کے اونکے حق مین عورت نہین ہین باقی اسکی تفصیل بڑی کتابون مین مذکور ہے
اس جگہہ بقدر ضرورت کے بیان ہوا چھٹی شرط رکھنا میت کا زمین یا اوس چیز پر کہ شرع مین مثل
زمین کے ہو روبرو مصلی کے پس اگر جنازہ مثلاً گھوڑے ٹٹو پر ہو پیچھے یا داہنی بائین طرف
مصلی کے یا غائب اوس سے تو نماز جنازے کی درست نہوگی ساتوین شرط بالغ ہونا امام
کا آٹھوین شرط کھڑا ہونا مصلی کا رو بقبلہ ہو کر نوین شرط نیت کرنی مصلی کی نماز کی خاص
واسطے اللہ تعالی کے اور دعا واسطے میت کے اس طور سے مصلی کہے نیت کی مین نے جو
ادا کرون چار تکبیرین نماز جنازے کی واسطے اللہ تعالی کے اور دعا واسطے اس میت کے
منہ میرا قبلہ کی طرف اگر مصلی مقتدی ہو تو کہے نیت کی مینے جو ادا کرون چار تکبیرین
نماز جنازے کی واسطے اللہ تعالی کے اور دعا اس میت کے واسطے اس امام کے پیچھے کہے

اور کمر کی جگہہ کفن کو باندھ دین تاکہ ستر محفوظ رہے جوہرۃ النیرہ مین لکھا ہے ظاہر مذہب یہ ہے کہ خرقے کو
درمیان لفافے اور ازار کے رکھین کنیزک کا کفن حکم مین مثل بی بی کے ہی خنثی مشکل مثل عورت کے ہے
مراہق مثل بالغ کے ہی محرم مثل حلال کے ہی صغیر السن لڑکے کے لیے کفن ایک کپڑے تک بھی جائز ہی
اور لڑکی کے لیے دو تک اگر انکو بھی موافق بالغون کے کفن دیا جاے تو بہتر ہے اگر بچہ پیٹ سے مرا
پیدا ہوا لڑکا ہو یا لڑکی تو اوسکو ایک پاک کپڑے مین لپیٹ کر گاڑ دین اوسکو زندے کا سا کفن ندین
جیسے کہ ہاتھ پانون زندے کے جو کٹ جائین تو نہ کفنائے جائین بلکہ ایک پاک کپڑے مین لپیٹ کر
گاڑ دیے جائین نیا کپڑا نا کپڑا کفن مین برابر ہی مگر پرانے کو دھو لین چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے
عنہا سے صحیح بخاری مین روایت ہی کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ نے مرض موت دیکھکر
اوس کپڑے کی طرف جو اونکے بدن مبارک مین تھا فرمایا کہ اس کپڑے کو دھو کر دو کپڑے اوسپر
زیادہ کر کے مجھے کفنائیو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ یہ کپڑا پرانا ہے حضرت صدیق اکبر
رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نئے کے لیے زندے مستحق زیادہ ہین میت پرانی ہی کے لیے مستحق ہے سفید
کپڑے کا کفن بنانا مستحب ہے چنانچہ حضرت عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ و علی آلہ و اصحابہ وسلم نے فرمایا کہ لباس بناؤ تم اپنا سفید کپڑے کا کہ یہ تمھارے بہتر لباسون مین ہی
اور اوس مین کفناؤ اپنے مردونکو روئی اور چھال کے کپڑے کا کفن دینا درست ہے مردون کے لیے
ریشمی اور زرد اور سرخ کپڑے کا کفن مکروہ ہے جیسے کہ اوسکو زندگی مین انکا پہننا مکروہ ہے
عورت کے لیے یہ سب درست ہے جیسے کہ اوسکو زندگی مین انکا پہننا درست ہی اگر سوا
اون کپڑون کے کہ مرد کے لیے مکروہ ہین نملے تو اوسکے واسطے ایک کپڑے سے زیادہ کفن نہ بناوین
چاہیے کہ مرد کا کفن ویسے کپڑے کا بناوین کہ پہنتا ہو جمعے اور عید مین اور عورت کا ویسے
کپڑے کا کہ پہنتی ہو مان باپ کے گھر جانے مین مرد کا کفن اوسی کے مال سی دینا ہے اگر مال ہو اور
اگر مال اوسکا نہو تو اوسپر دینا واجب ہے کہ جسپر زندگی مین اوسکا نفقہ واجب ہوتا ہے جورو اگر
غنی نہو تو کفن اوسکا خاوند پر واجب ہے والا اوسکے مال مین سے دین اور نزدیک امام ابو یوسف
رحمہ اللہ کے اگرچہ مال عورت کا رہا ہو تو بھی خاوند ہی کفن دے جیسے کہ زندگی مین اوسکو لباس
دیتا ہے چوتھی فصل جنازے کی نماز مین نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امت کا اسپر اجماع ہے

[1] غنی مشکل ہے جسکا مرد یا عورت جاننا مشکل ہو یعنے دونون سے مشکل ہو کی علامتین ہین سب کا مون مین برابر کسی علامت کا غلبہ نہین جب کسی علامت کا غلبہ ہو تو اوسی کا حکم دیا جائیگا ۱۲

[2] مراہق بالغ کے قریب کے لڑکے کو کہتے ہین اور ابھی بالغ نہین ہوا ۱۲

[3] محرم وہ جو حرام نہ ہو جو حلال ہو ۱۲

کہ مردہ اوس مین چھپ جاے درازی خرقی کی تین ہاتھ ہی عرض اوسکا بغلون سے گھٹنون کے نیچے تک
اس قدر کہ کھٹنے اوس مین چھپ جائین طول خمار دو ہاتھ ہی عرض اوسکا ایک بالشت بعضون نے
لکھا ہی کہ ایک بالشت مین ستر عورت کا نہین چھپ سکتا ہی اگر دو بالشت اوسکا عرض کرین تو بہتر ہی
چنانچہ مفتاح الصلوٰۃ مین مذکور ہی مرد کے کفنانے کا یہ طور ہی کہ اول لفافہ کسی پاک چیز پر بچھاوین
مثلاً بوریا یا چارپائی یا تختہ پر دھونی صندل اور اگر کی اوسکو دیکے خوشبو اوسپر چھڑکین پھر
لفافے پر ازار بچھاوین پھر اوسپر بھی دھونی دیکے خوشبو چھڑکین بعد اسکے آدھی کفنی ازار پر
بچھاوین اور آدھی سیت کی سر کی طرف رہنے دین پھر اوسکو بھی دھونی دیکے خوشبو چھڑکین
یہ معلوم ہو چکا ہی کہ دھونی صندل اور اگر کی چاہیے پھر مردیکو پاک کپڑے سے پونچھ ڈالین پھر
حنوط سر اور داڑھی پر اور کافور سجدے کے ساتون اعضا پر لگا کر غسل کی جگہہ سی مواضع ستر کے
چھپاے ہوئے کفنی پر لاکے رکھین پھر کفنی کے چاک مین سر اوسکا ڈالکے کفنی پہنا دین اور وہ
آدھی کفنی کہ سر کی جانب مین رکھی ہوئی تھی اوسکو مردے پر پھیلا دین پھر پہلے ازار کو بائین طرف سے
اوسپر لپیٹین پھر داہنی طرف سے لپیٹین تاکہ داہنا کنارہ بائین کنارے کے اوپر آجاے پھر اوسی
طور سے لفافہ اوسپر لپیٹین پھر کفن کی دونون طرفین سر اور پاؤن کی جانب کی باندھ دین تاکہ
اوڑنے کھلنے کا خوف نرہے محیط مین لکھا ہی کہ کفنی کو بعد پہنانے کے نہ سین لیکن تمرتاش والی نے
لکھا ہی کہ امام حلوانی نے فرمایا ہی کہ صحیح یہی بات ہی کہ کفنی کو بعد پہنانے کے سی دین عورت کے کفنانے کا
یہ طور ہی کہ اول خرقہ یعنی سینہ بند ایک پاک چیز پر چنانچہ معلوم ہوا بچھاوین پھر اوسپر لفافہ لفافے پر
ازار ازار پر درع یعنی کفنی پھر ہر ایک کو دھونی دے لین اور خوشبو اوسپر چھڑک لین جس طور سے
کہ مرد کے کفنانے مین معلوم ہوا ہی بعد اوسکے عورت کا بدن پونچھکے حنوط اوسکے سر پر اور کافور سجدیکے
ساتون اعضا پر لگا کر بدن اوسکا چھپاے ہوئے غسل کی جگہہ سے لاکے کفنی پر لٹاوین بعد اوسکے
کفنی پہناوین پھر سر کے بال اوسکے دو حصے کر کے سینے پر کفنی کے اوپر رکھین اور خمار یعنی اوڑھنی اوسکی
سر پر کھلی ہوئی اوڑھا کر دونون حصے اوسکے بالونکی اوڑھنی کے دونون طرفون مین چھپائین پھر خمار کے اوپر ازار کے
اوپر لفافہ لپیٹین جس طور سی کہ مرد کی کفن مین بیان ہوا بعد اسکے خرقہ سینے کے اوپر بغلون سی نکال کر گھٹنون کے نیچے تک لپیٹین اوس
وضع سی جو بیان ہوا ہی پہلے بائین طرف سی داہنی طرف لائین پھر داہنی طرف سے بائین طرف پھر کنارے

کسی جانب کا معلوم نہوا مراہق ہو چکا ہو تو تیمم کرایا جائے والا حکم اوسکا مثل چھوٹی لڑکون کے
ہی اگر عورت مر جائے مردون مین اور وہان کوئی دوسری عورت نہانے والی اوسکی نہ ملے یا مرد
مر جائے عورتون مین اور وہان کوئی مرد دوسرا نہلانے والا اوسکا نہ ملے تو جو اوسکا محرم ہو
وہ اپنے ہاتھ سے اوسکا تیمم کر دے اگر محرم کوئی نہو تو اجنبی اپنے ہاتھ پر کپڑا لپیٹ کر تیمم کر دے
پھر نماز جنازے کی پڑھے میت کے غسل مین نیت شرط ہے لیکن واسطے ساقط ہونے فرضیت
غسل کے مسلمانون سے نہ واسطے میت کی طہارت کے چنانچہ اگر نماز جنازے کی غرق پر پڑھین
بدون اعادے غسل کے تو جائز ہی **تیسری فصل** میت کے کفنانے مین کفن دینا میت کو فرض کفایہ
ہے کفن سنت مردون کے لیے تین کپڑے ہین ازار لفافہ قمیص کفن کفایت دو کپڑے
ہین ازار لفافہ کفن ضرورت کم اس سے لیکن اس قدر ہو کہ سب بدن میت کا اوس مین چھپ
جائے ازار اور لفافہ نام ہے اون چادرونکا کہ اون دونون کو کفنانے کے وقت نیچے اوپر
ڈالکر قمیص اونپر بچھاتے ہین جس چادر کو اون بچھاتے ہین اوسکو لفافہ کہتے ہین اوس چادر پر
جو دوسری چادر بچھاتے ہین اوسکو ازار کہتے ہین ہر ایک چادر اتنی ہو کہ مردہ تمام سر
پانون سے اوس مین چھپ جائے اور ہر ایک چوڑی اس قدر ہو کہ مردے کو جو اوسپر لٹاوین
تو دونون کنارے اوسکے داہنے بائین طرفون کے آپسمین نیچے اوپر آجائین قمیص اوس
کفنی کو کہتے ہین کہ جس مین کلیان اور آستینین وغیرہ نہون کفن سنت عورت کے لیے پانچ
کپڑے ہین درع خمار لفافہ ازار خرقہ اور کفن کفایت تین ہین لفافہ ازار خمار کم اس سے
مکروہ ہے اور کفن ضرورت اس سے کم ہے لیکن اس قدر ہو کہ سب بدن میت کا اوس مین
چھپ جائے درع اور قمیص مین اس قدر فرق ہے کہ قمیص اوسکو کہتے ہین کہ جسکو مرد پہنتے
ہین اور درع اوسکو کہتے ہین کہ جسکو عورتین پہنتی ہین درع سینے کے اوپر چاک کرتی ہین
قمیص مونڈھون کے اوپر کفنانے کے وقت بھی درع اور قمیص مین ایسا ہی چاک کرنا چاہیے
درع اور قمیص جو زندگی کے وقت نام تھا ان لباسون کا بعینہ یہی نام رہا انکا بعد موت کے
بھی اگرچہ قطع وضع انکی مخالف ہے زندگی کے وقت سے خمار اوڑھنی کو کہتے ہین خرقہ
سینہ بند کو کہتے ہین قمیص اور درع کا طول کاندھون سے ٹخنون تک چاہیے اور عرض اس قدر ہو

کشف الغطا مین
لکھا ہے کہ اگر
کپڑا میسر نہو تو
از خرقہ
خوشبودار
گھاس سے
بدن چھپا کر
دفن کرین
اور قبر پر نماز
پڑھین ۱۲

ورس داخل کرنا حنوط مین مرد کیواسطے مکروہ ہے اور عورت کے لیے جائز ہی مشک ڈالنا حنوط مین
جائز ہے ورس نام ہی ایک قسم گھاس کا کہ سرزمین یمن مین پیدا ہوتی ہی اور بعضے محققین نے لکھا ہے کہ
ورس تُن کو کہتے ہین کہ ہندوستان مین مشہور درخت ہے میت کی دونون ہتھیلیون اور تلوون پر اور
ماتھے اور ناک پر اور دونون گھٹنون پر کہ یہ اعضا سجدے کے ہین کافور لگائین اور حنوط اوسکے
کفن پر بھی لگائین اور مردی کے منہ ناک کانون مین روئی رکھ دین تو کچھ مضائقہ نہین روئی کھنا
میت کے جاضرور اور پیشاب کی جگہہ مکروہ ہی ختنہ کرنا میت کا اور بال اور ناخن کاٹنے اوسکے
جائز نہین لیکن جو ناخن ٹوٹ گیا ہو تو اوسکا کاٹنا درست ہی اگر خاوند جورو کو غسل دے تو جائز نہین
اور جورو خاوند کو غسل دے تو درست ہی بشرطیکہ اوسکو کوئی طلاق نہ دی ہو یا طلاق رجعی دی ہو
لیکن وہ غسل دینے کی وقت عدت مین ہی اگر عدت اوسکی قبل غسل دینے کے تمام ہو چکی یا وہ مطلقہ
تھی طلاق بائن کر کے یا خاوند کی مرنے کے بعد پہلے غسل دینے سی مرتد ہو کر مسلمان ہو گئی یا ہاتھ
لگایا خاوند کے باپ یا بیٹے کو بدی سے یا بوسہ لیا اونکا شہوت سے تو ان سب صورتون مین
عورت کو غسل دینا خاوند کا درست نہین بہتر یہ ہی کہ غسل میت کو وہ دے کہ جسکے ساتھہ میت کو
قرابت زیادہ ہو اگر میت کے اقربا مین کوئی غسل کے احکام نجانتا ہو تو وہ شخص غسل دے
کہ متقی پرہیزگار دین ہو اور احکام غسل کے بھی جانتا ہو نہلانے والا میت کے بدن پر اتفاقاً
جو کچھہ مکروہ یا بری چیز دیکھے تو اوسکا اظہار نکرے بشرطیکہ قبل موت کے وہ چیز اوس مین ہو
اور اگر مرتے وقت بعد موت کے وہ پیدا ہو جیسے کالا منہ ہو جانا یا مثل اسکے اور کچھہ عیاذاً باللہ
اور وہ میت فسق اور فجور مین مشہور ہو اوسکے اظہار مین باک نہین ہے تاکہ اور آدمیون کو اس سے
عبرت ہو اگر میت کے چہرے پر نور یا مسکرانا اوسکے لبون سے دیکھے یا مثل اسکے
اور نیکیون سے تو انکا اظہار کرنا بہتر ہی تاکہ اور آدمیون کو نیک عمل پر رغبت ہو اگر میت پانی کا
ڈوبا ہوا ملے اور بدن اوسکا گل سڑ گیا ہو تو اوسکا غسل مسلمانون پر واجب ہی پس اگر غسل کی
نیت سے تین غوطے دے کر پانی سے نکال لیا جائے تو اوسکے غسل کے لیے کفایت کرتا ہے لڑکیان
لڑکے اگر مراہق ہون یعنی حد شہوت کو نہ پہونچے ہون تو جائز ہی کہ غسل اونکو خواہ مرد دین خواہ
عورتین خنثے مشکل یعنی وہ کوئی کہ جس مین مرد اور عورت کے پہچاننے کی نشانیان جمع ہون اور غلبہ

استنجا میت کا کردے پھر اوس تھیلی کو دور کرے پھر ہاتھ دھو کر اپنی اونگلی پر کپڑا لپیٹ کر دانت ہونٹھ
میت کے مل دے اور دونون نتھنون مین پھیر اوسے یہی کافی ہی منہ اور ناک مین میت کے پانی
نڈالے اگر خوف اندر چلے جانے کا ہے کیونکہ میت زندے کی طرح سے منہ ناک سے پانی نہین نکال سکتا
پھر سب باقی وضو پورا کردے وضو سے پہلے پہونچون تک ہاتھ میت کے نہ دھووے کہ یہ سنت
زندیکے واسطے ہی میت کے لیے ہاتھ دھونا غسل دینے والے کا کافی ہی پھر داڑھی اور سر کے بال
اگر ہون تو خطمی عراقی سے دھووے اگر یہ میسر نہو تو صابون وغیرہ سے دھووے بعد اسکے میت کو بائین کروٹ
پر ڈال دے داہنی طرف تین مرتبہ پانی سر سے پانون تک ڈالے کہ بائین طرف
جو تخت سے لگی ہوئی ہی وہانتک پہونچ جاے یہ پہلا غسل ہوا پانی ڈالنے مین سر سے شروع کرے
سب بدن میت کا ہاتھ سے ملے مگر ستر کی جگہہ تھیلی ہاتھ مین پہن کر کپڑا لپیٹ کر خالی ہاتھ سے
ستر کی جگہہ نہ ملے کہ ہاتھ لگانا اور دیکھنا ستر کی جگہہ مردے کی روا نہین ہے جیسے کہ زندے کی
پھر میت کو داہنی کروٹ پر لٹا کے بائین طرف سر سے پانون تک تین مرتبہ پانی بہاوے اور
اوسی طور سے اوسکا بدن ملے کہ سابق معلوم ہوا یہ دوسرا غسل ہوا ان دونون مرتبہ وہ
پانی ہو کہ بیری کی پتی وغیرہ ڈالکر جوش کیا گیا ہو پھر اوس وقت میت کی پشت کو غسل دینے والا
اپنے گھٹنون اور ہاتھون یا سینے سے غرض جس طرح سے ہو سکے تکیہ لگا کر اوسکو بٹھاے اور
پیٹ اوسکا آہستہ آہستہ نیچے کو ملے اگر اوسکے پیٹ سے کچھ نکلے تو اوسے دھو ڈالے اعادہ
غسل و وضو کا نکرے پھر میت کو بائین کروٹ پر لٹا کے داہنی طرف سر سے پانون تک
تین مرتبہ پانی بہاوے اس مرتبے کے پانی مین چاہیے کہ تھوڑا سا فقط کافور ملا ہوا اور
بیری کی پتی وغیرہ اس مین نہو اور جوش بھی نکیا ہو یہ تیسرا غسل ہوا اس بیان سے یہ معلوم ہوا
کہ غسل مین تین بار پانی ڈالنا سنت ہے اگر پانی ڈالنا تین بار سے کم یا زیادہ ہو تو بھی غسل
ہو جائیگا اسلیے کہ واجب ایک ہی مرتبہ ہی پھر اوسکے تمام بدن کو کپڑے سی پونچھ ڈالے
اگر بعد اسکے بھی کچھ اسکے بدن سے خارج ہو تو اوسکو بھی دھو ڈالے اعادہ غسل کا نکرے
اگر سر کے بال اور داڑھی ہو تو اوسپر حنوط لگائین حنوط اوس خوشبو کو کہتے ہین کہ چند خوشبوئین
مثل عطر اور گلاب و صندل وغیرہ کے ایک جگہہ جمع کرتے ہین اور یہ مشہور ہے کہ زعفران اور

تو اوسکی آنکھین بند کرنا مستحب ہی اور ایک پٹی کپڑے کی اوسکی ٹھڈیکے نیچے سے ڈالکر اوپر سر کے باندھ دین
تاکہ منہ اوسکا پھیلا نہ رہجاے اور مکھی وغیرہ اوس مین نجاے اوسکی آنکھین بند کرنیوالا بند کرتے ہوے پڑھے
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ
يَسِّرْ عَلَيْهِ اَمْرَهٗ وَسَهِّلْ عَلَيْهِ مَا بَعْدَهٗ وَاَسْعِدْهُ بِلِقَائِكَ وَاجْعَلْ مَا خَرَجَ اِلَيْهِ خَيْرًا مِّمَّا خَرَجَ
عَنْهُ بعد اوسکے میت کے پانون پھیلا دین کہ سکڑ نجائین اور ایک تلوار یا کچھ قدرے لوہا اوسکے پیٹ پر
رکھدیوین کہ پھول نجاوے اور حاضر کیجاوین نزدیک اوسکے خوشبوئیان مثل عطر و گلاب وغیرہ کی جب تک کہ
میت کو غسل نہ دیا ہو قرآن پڑھنا اوسکے پاس مکروہ ہی بعضے علما کے نزدیک جائز نہین بیٹھنا میت کے
پاس حیض اور نفاس والی عورتونکا اور اوسکا کہ جنابت مین ہو اور بعضے علما کے نزدیک اس مین کچھ مضائقہ
نہین میت کے اقربا اور ہمسایہ اور اہل محلہ کو خبر کرنا اسکی موت سے مستحب ہے میت کو چارپائی یا تخت پر
رکھین زمین مین نڈال دین چنانچہ رسم ہنود کی ہی اسلیے کہ اثر زمین کا اسکے بدن کو کچھ تغیر نکر دے
اور زمین پر ڈالنے مین ہتک اور اہانت بھی مردے کی ہی حال انکہ تعظیم اور تکریم اوسکی حدیث شریف
مین آئی ہی شتابی کرنا میت کی تجہیز تکفین مین مستحب ہے **دوسری فصل** میت کی غسل مین میت کو
غسل دینا فرض کفایہ ہے فرض کفایہ اوسکو کہتے ہین کہ جو بعضے لوگ ادا کردین تو سب چھوٹ جائین
اور جو کوئی ادا نکرے تو سب گنہگار ہون جب میت کو غسل دینے کے لیے تخت پر ڈالین تو مستحب ہے
کہ تین بار یا پانچ بار یا سات بار پہلے اوس تخت کو صندل اور اگر سے یا جو انمین سے میسر ہو دھونی دین
تب میت کو اوسپر ڈالین اور اگر گرد اوسکے وہی دھونی رکھین اور پانون اوسکے قبلے کی طرف کرکے
اس طور سے کہ منہ بھی قبلے کی طرف ہو جاے کنبا لنبا لٹا دین اگر جگہہ میسر نہو مکان تنگ ہو تو
جس وضع سے کہ ہو سکے غسل دین غسل کے وقت میت کے بدن پر جو لباس ہو نکال ڈالین مگر
بے ستری نکرین بلکہ ایک پاک کپڑا اوسکے ستر عورت پر ڈال دین حضرت پاک جناب رسالت مآب صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو جو خرقے سمیت غسل دیا تھا تو یہ اوسی جناب پاک کے خواص سے تھا غیر کے لیے
اوسپر قیاس نچاہیے کہ یہ مخالف افعال اور اقوال حضرت کے ہے غسل کا پانی خطمی عراقی یا بیر کی پتی یا صابون
یا سجی ڈالکر گرم کرین اگر کوئی چیز انمین سے میسر نہو سکے تو فقط گرم پانی بھی کافی ہے غسل دینے والا
پہلے اوسکے استنجے کی جگہہ سے کلوخ یا پتھر سے نجاست دور کرکے پھر کپڑے کی تھیلی ہاتھ مین پہن کے

پھر موافق سوال اوس طالب مذکور کے اس رسالے کا نام تجہیز و تکفین مسلمان کی رکھا گیا
اور حسن اتفاق سے تاریخ ہجری بھی اسکی یہی ہوئی **پہلی فصل** جان کندن کی بیان مین
اگر کسی مسلمان کو جان کندن شروع ہوا آثار موت کے اوسپر ظاہر ہون چنانچہ ٹیڑھا ہونا
ناک کا اور سست ہو جانا پانون کا کہ پھیل نہ سکین یا مثل انکے اور چیزین کہ وقت جانکندن کے
ظاہر ہوتی ہین پس یہ آثار جب معلوم کیے جاوین تو مستحب ہے حاضرونکو کہ منہ اوسکا
قبلہ کی طرف پھیرین اور سنت ہے کہ سیدھی کروٹ پر لٹاوین جس طور سے کہ زندگی مین
سونا سنت ہے اگر چت لٹاوین پانون اوسکے قبلے کی طرف کردین اور سر کے نیچے ایک پاک
تکیہ رکھکر ذرا اوپر اوٹھا دین تاکہ منہ اوسکا قبلہ کی طرف ہو جاوے تو یہ بھی جائز ہے اگر اسطور
کے لٹانے مین مرنے والے پر کچھ تکلیف زیادہ ہو تو اوسکو اوسی وضع پر چھوڑ دین
جس وضع پر کہ وہ پڑا ہو واجب ہے اوسکے اقربا پر اگر اقربا نہون تو اون مسلمانون پر جو
حاضر ہون تلقین کرنا شہادتین کا قبل وقت تغرغرے یعنی پہلے اوس سے کہ دم اوسکے
گلے مین آکر اٹکے کہ یہ حالت سننے سمجھنے کی نہین رہتی ہے بعضے علمانے کہا ہی تلقین کرنا
مستحب ہے اکثر علما کے نزدیک شہادتین کی تلقین سے یہ مراد ہی اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ
اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اور بعضون کے نزدیک یہ مراد ہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ لیکن اس طور سے تلقین کرین کہ آپ پڑھ پڑھ کے اوسکو سنائین
کہ وہ سنے اور سمجھے اوسکو نکہین کہ تو بھی کہہ اسواسطے کہ یہ وقت اوسپر کمال تکلیف کا ہی مبادا کہ انکا کہنا
اوسکو برا معلوم ہو یا وہ بسبب کمال تکلیف کے انکار کر بیٹھے تو یہ اوسکے حق مین بہتر نہین
پس چاہیے اون حاضرین کو جب تک تلقین کرتے رہین کہ مرنے والا ایک بار شہادتین صراحۃً
یا اشارۃً کہلے پھر اوسکو تلقین کرنا موقوف کرین اگر بعد اسکے کوئی بات دنیا کی اوسکے منہ سے
نکلے تو پھر اسی طور سے تلقین کرین علی ہذا القیاس یہان تک کہ اوسکا آخر کلام لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
ہو جاوے اگر کسی مسلمان سے کلمہ کفر کا جانکندن مین ظاہر ہو عیاذاً باللہ تو اوسکے واسطے دعا مغفرت
کی خدا سے مانگین اور اوسکی تجہیز اور تکفین مسلمانون کی سی کرین کہ اس وقت کے کفر و اسلام کا
اعتبار نہین مرنے والے کے پاس سورۂ یٰس اور سورۂ رعد پڑھنا مستحب ہی اور جب کہ وہ مر چکے

یہ فقیر بھی اونکی خدمت مین ہمراہ رکاب سعادت انتساب کے علم کا استفادہ کرتا وہانتک پہونچا اونکے علم اور فضل اور کمالات کا شہرہ اطراف اور جوانب مین بنگالے کے ہوا خاص اور عام سب مستفید اور بہرہ مند ہوئے وہ شخص تو طالب ایسی ہی شخصون کا تھا سنتے ہی آکر حاضر ہوا الغرض ایک مدت تو یونہین آتا رہا اور مسئلے مسائل دین کے پوچھتا رہا ایک روز بولا کہ حضرت ہم کہان تک مسائل پوچھ سکین گے علم دریا ہے مسائل کی کچھ حد شمار نہین اور ہم لوگ جہلا عربی اور فارسی کی کتابون سے واقف نہین التماس بندیکا یہ ہی کہ مسائل مسلمان کی تجہیز اور تکفین کے کہ یہ نہایت ضرور ہین اور ہر مسلمان کو انکی احتیاج ہے اگر اردو زبان مین مذکور ہون تو نہایت فیض عام اور قریب فہم عوام ہو حضرت مولانا صاحب نے یہ سنکر بسبب قلت فرصت کے کہ اکثر اوقات درس تدریس اور ہدایت مخلوقات مین مشغول رہتے تھے اس عاجز کو ارشاد فرمایا کہ تو یہ مسائل فقہ کی معتبر کتابون سے نقل کرکے بطور ایک رسالے کے جمع کردے تاکہ فیض عام اور فائدہ تام ہو جاے پس بندے نے فرمان لازم الاذعان اوس جناب کا سعادت دارین کی سمجھکر چند معتبر کتابون سے جو مسئلے کہ متفق علیہ تھے سب لکھے اور جن مسئلون مین اختلاف علما کا تھا اونمین سے جسکا اختلاف ذکر کرنا مناسب تھا اوسکو مع الاختلاف ذکر کیا اور باقی جگہہ جو حکم کہ مفتی بہ اور مختار تھا اوسکو بیان کیا دوسرے کو چھوڑ دیا تاکہ خاطر عوام کی بہت اختلافات سے پریشان نہو جن کتابون سے یہ رسالہ لکھا گیا ہی وہ یہ ہین ہدایہ شرح وقایہ فتاوای عالمگیری فتاوای قاضیخان بحر الرائق در مختار فتح القدیر غنیۃ المصلی شرح منیۃ المصلی خزانۃ الروایات خزانۃ المفتین جامع الرموز ترجمہ مشکوٰۃ شریف شیخ عبد الحق دہلوی کا اس رسالے کی بارہ فصلین مقرر کین

صفحہ							
۴	فصل ۱ جانکندن کے بیان مین	۵	فصل ۲ میت کے غسل مین	۸	فصل ۳ کفنانے مین		
۱۱	فصل ۴ جنازے کی نماز مین	۱۴	فصل ۵ غسل اور نماز کسکی درست ہے	۱۵	فصل ۶ جنازے کی امامت مین		
۱۶	فصل ۷ جنازے کی اوٹھانے اور اوسکے ساتھ چلنے مین	۱۸	فصل ۸ دفن اور قبر کے بیان مین	۲۱	فصل ۹ شہید کے احکام مین		
۲۲	فصل ۱۰ مسائل متفرقہ مین	۲۹	فصل ۱۱ تعزیت مین	۳۰	فصل ۱۲ اہل مصیبت کی لیے کھانا بھیجنے میت کی لیے صدقہ دینے مین		

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین ۔ والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین
وعلی آلہ الطاہرین الطیبین وازواجہ المطہرات امہات المومنین
وخلفائہ الراشدین المہدیین الہادین وسائر الصحابۃ ائمۃ الدین اجمعین
بعد حمد اور صلوۃ کے بندۂ کثیر العصیان ضعیف البنیان محمد عمران غفر اللہ لہ ولوالدیہ متوطن
شہر مصطفے آباد عرف رام پور کا کہتا ہے کہ ایک شخص محتاج بظاہر خوار و بے اعتبار اور حقیقت
مین دیانت دار اور تقوے سے آراستہ کمال دیندار رہنے والا دار الامارۃ کلکتے کا بنگالی الاصل
شب و روز قال اللہ و قال الرسول کی طلب مین سرگرم لیکن بسبب تقدیر الٰہی کے کہ
لا ینال الانسان الا ما قدر بہ علم سے بے بہرہ تھا جسکو سننا کہ وہ عالم فاضل پرہیزگار دیندار
مقبول درگاہ الٰہی کا ہے اوس سے جاکر استفادہ کرتا اور جو کچھ شک و شکوک مسائل
دینی مین ہوتے تو پوچھتا اتفاقاً جناب ارشاد مآب یگانۂ فضلاے دہر یکتائے علماے عصر
جامع علوم معقول و منقول کاشف دقائق فروع و اصول استاد اور مربی میرے حضرت
سید مولوی محمد حیدر علی صاحب قبلہ اعلی اللہ شرفہ و درجاتہ و افاض علی العالمین برہ
فیوضاتہ رامپور سے سنہ ۱۲۳۰ بارہ سی تیس ہجری مین دار الامارۃ کلکتے کو تشریف فرما ہوئے

Risala Lafaheez Lakpeen

به عون صناع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و زمان

رسالهٔ لفاهیز لکپین

مطبع نامی منشی نولکشور مین به طبع مزین مطبوع

Risalak-ě-tajhūz o takfīr.

Indian Institute, Oxford.
The Lucknow Sparks Library.
Presented
by
Munshi Newul Kishore.